حضرت مجدد الف ثانی کی

دینی و ملی خدمات

مرتبہ

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددیؒ

ناشر: شیر ربانی پبلی کیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی، ۲۱۔ایکڑ سکیم، نیو مزنگ سمن آباد، لاہور۔

قدس الله سره العزيز
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی السرہندی
١٣٥١

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام اقبال بحضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں میری بینا ہیں و لیکن نہیں بیدار

Marfat.com

آئی یہ صدا سلسلۂ فقر ہوا بند
ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار

عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلۂ فقر سے ہو طرۂ دستار

باقی کلۂ فقر سے تھا ولولۂ حق
طروں نے چڑھایا نشۂ خدمتِ سرکار
[1]

۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال / بال جبریل، اقبال اکادمی، پاکستان، لاہور، ۱۹۹۴، ص: ۴۸۸۔۴۸۹

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ
کی
دینی اور ملی خدمات

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (1)

ترجمہ: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے

(2)

قرآن حکیم کی یہ آیت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ترجمانی فرما رہی ہے یعنی ایک ایسی جماعت اور گروہ کی ضرورت کا احساس دلایا جا رہا ہے جو لوگوں کو برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے اور اس گروہ کا گویا ہر زمانے میں پایا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ یہ گروہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے بعد اولیاء کرام اور علماء امت کا گروہ ہے جو لوگوں کو برائی سے روکتا ہے اور نیکی کا حکم دیتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کو خاتم النبین قرار دیا ہے اور قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ

Marfat.com

خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (3)

ترجمہ : اور محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے" اور بے شک اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے۔ (4)

قرآن و سنت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزمان ﷺ تک اللہ تبارک و تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے جو دروازے کھولے اور آسمانی ہدایت کا جو راستہ وحی الٰہی کے ذریعہ سے کھول دیا تھا وہ اللہ کریم نے قیامت تک کے لئے بند فرما دیا ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کے تمام دروازوں کو قیامت تک کے لئے بند کر دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں۔ ہدایت کے دروازے قیامت تک کھلے ہیں اور انشاء اللہ کھلے رہیں گے۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے باب نبوت بند کرنے کے بعد بنی نوع انسان کی ہدایت کا یہ فریضہ نبی پاک ﷺ کی امت کے علماء عظام' اولیاء کرام اور بزرگان دین کے ذمہ لگا دیا ہے اور یہ وہ جماعت ہے جو بتائید الٰہی ہر دور میں اور ہر زمانہ میں موجود رہتی ہے اور یہ علماء ربانیین جن کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ○ (5)

ترجمہ: "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاءؑ کی طرح ہیں"

حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو

Marfat.com

بنی اسرائیل کہا جاتا ہے یعنی بعض روایات کے مطابق حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ستر ہزار (70,000) یا کم و بیش انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جن کو اللہ تبارک تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے یہ فریضہ عطا فرمایا۔ رشد و ہدایت کا جو فریضہ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام سرانجام دیتے رہے وہی فریضہ نبی کریم ﷺ کی امت کے علماء قیامت تک سرانجام دیں گے اور دیتے رہیں گے ان علماء کرام' اولیاء عظام اور بزرگان دین میں سب سے پہلی جماعت جو نبی پاک ﷺ کے بعد یہ فریضہ سرانجام دیتی رہی وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت ہے اور یہ جماعت ایسی بے مثل اور بے مثال تھی جو بلاواسطہ نبی پاک ﷺ کی تربیت یافتہ تھی ان کو نبی پاک ﷺ کے فیضان صحبت و مجلس کا اور دید و زیارت کا جو شرف حاصل ہوا وہ بعد میں آنے والے لوگوں کا مقدر نہ ہوا اور یہی شرف انہیں ساری امت میں ممتاز و مخصوص کرتا ہے اس قدسی جماعت کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت میں ایسے ایسے علماء پیدا فرمائے جن کی مثال آج کے دور میں تقریباً ناممکن ہے اور کہیں ممکن ہے تو غایت درجہ دشوار و مشکل ہے۔

تابعین میں حضرت امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہؒ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ اگر دین اسلام کا علم ستاروں تک پہنچ جائے تو اہل فارس میں ایک آدمی ان کو واپس لائے گا۔ (6) وہ ہستی کون سی ہے؟ وہ ہستی امام اعظم امام ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے اور جمہور علماء سلف نے اس سے مراد ان ہی کی ذات گرامی قرار دی ہے۔ آپؒ کا علم و فضل سب کے

Marfat.com

نزدیک مسلمہ ہے آپ کا مرتبہ علمی یہ ہے کہ آپؒ نے چار ہزار اساتذہ کرام سے علم دین حاصل کیا اور چار ہزار سے زیادہ تعداد آپؒ سے کسب فیض کرنے والوں کی ہے۔ آپؒ کے مشہور تلامذہ میں سے حضرت قاضی ابویوسف ہیں جو دنیائے اسلام میں سب سے پہلے قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپؒ کے شاگردوں میں سب سے اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور اس دور میں جب کہ احادیث مبارکہ کی تدوین ہو رہی تھی اور نبی پاک ﷺ کا قریب ترین زمانہ گزر رہا تھا ان کو نبی پاک ﷺ کی ایک لاکھ احادیث مبارکہ زبانی یاد تھیں اور کتاب الخراج آپ کی بے مثل تصنیف ہے جو امور سلطنت اور مالیاتی نظام پر ٹھوس دستاویز ہے۔ ایسے علماء امت میں حضرت امام مالکؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام غزالیؒ، حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے جید خلفاء میں سے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں تو وہ جماعت جس کے مقام کو اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ناگزیر قرار دیا ہے وہ یہی علماء امت اور اولیاء کرام اور بزرگان دین کی جماعت ہے جو ہر دور میں اوامر و نواہی احکام و تبلیغ اور اقامت دین کا فریضہ ادا کرتی رہی اور کرتی رہے گی۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اس بات پر شاہد عدل ہے اور یہ تاریخ اسلام کے حوالے سے بہت بڑا سوال بھی ہے کہ کیا برصغیر پاک و ہند میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا یا اولیاء کرام کی تبلیغ سے پھیلا؟ اس کا

Marfat.com

جواب یہی ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام اولیاء کرام اور بزرگان دین کی تبلیغ اور مساعی جمیلہ سے پھیلا اور جب بھی دین اسلام کے خلاف کوئی سازش جنم لیتی ہے یا کوئی فتنہ یا فساد پیدا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ایسی شخصیت دنیا میں رونما ہو جاتی ہے جو دین اسلام کو پھر نئے سرے سے زندہ کر دیتی ہے اور سازشوں اور فتنوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَایُدْرِیْ اَوَّلُهَا خَیْرٌ اَمْ آخِرُهَا (7)

"میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے نہیں معلوم اس کا اول حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ"

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں تمام روحانی عظمتوں اور بلندیوں کو صرف سلف صالحین اور سابقین کا حصہ ہی سمجھنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ اعتقاد و محبت سے قطع نظر اگر تاریخی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو متاخرین میں بھی ایسے صلحاء و علماء کرام نظر آئیں گے جو بعض حیثیات اور کارہائے نمایاں کے حوالے سے سابقین پر گوئے سبقت لے گئے یونہی اولیاء اللہ میں بھی ایسے حضرات نظر آئیں گے جو بعض خصوصیات کی وجہ سے امتیازی فوقیت رکھتے ہیں اور یہ بات حدیث مبارکہ کے مفہوم و منشاء کے عین مطابق ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں یہ اہم فریضہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے حصہ میں آیا اور یہاں ہم آپ

Marfat.com

کی ذات ستودہ صفات کا تذکرہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جنہیں برصغیر میں مسلمہ طور پر مجدد دین و ملت اور مجدد ہزارہ دوم تسلیم کیا گیا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے لفظ مجدد کی تشریح کر دی جائے۔ پھر آپ کے تجدیدی و تبلیغی اور اصلاحی و انقلابی کام کا جائزہ لیا جائے۔

امت محمدیہ کے علماء اور اولیاء و صلحاء کو اللہ تبارک و تعالیٰ سنت نبوی ﷺ اور شریعت محمدی ﷺ پر عمل و اتباع کی برکت سے مختلف درجات اور مقامات سے نواز دیتا ہے کسی کو درجہ ولایت عطا ہوتا ہے تو کسی کو ابدال و اوتاد کا خلعت پہنایا جاتا ہے اور کسی کو قطبیت و غوثیت کا مرتبہ ملتا ہے اور کسی کو مجددیت و قیومیت کا مقام بخشا جاتا ہے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ سب مقام ولایت کے مختلف درجات ہیں اور کوئی زمانہ کبھی ان قدسی نفوس سے خالی نہیں ہوتا یہ لوگ حسب مراتب اللہ کے دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے تبلیغ و تجدید اور احیاء دین کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ (عَزَّوَجَلَّ) یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃَ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (8)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی اللہ کریم ایک ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو دین اسلام اور اس کی تعلیمات کو اس کے صحیح اور حقیقی تناظر میں پیش کرے گا اور کتاب و سنت کی نورانیت سے اجالا کرے گا اور

Marfat.com

بدعات و خرافات اوہام و تشکیک کے غباروں کو اڑا دے گا اور مخالفین و معاندین دین حق کے جملہ اعتراضوں' شورشوں اور حملوں کا شافی جواب دے گا اور الحاد و زندقہ کے پھیلائے ہوئے شر کو مٹا دے گا اور دین حق کے غلبہ اور اس کی حقانیت و صداقت کا نقیب ہو گا اور عملاً اللہ کے دین کو غالب کرنے اور اس کے مؤثر قیام کے لئے اپنی تمام تر ہمتوں کو بروئے کار لائے گا اور مخالفین و معاندین اسلام کی تمام سازشوں' چالوں' حیلوں' حربوں کو ناکام بنا دے گا اور دین حق کے آئینہ کو چمکا دے گا۔ مجدد کی آمد صدی گزرنے پر ہوتی ہے یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے حقیقی نائب وارث اور قائم مقام ہوتے ہیں۔

قرآن حکیم کی تعلیمات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے دور میں ایک سے زیادہ رسول اور نبی بیک وقت تشریف لائے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی ایک ہی دور میں مبعوث ہوئے۔ یونہی پیغمبر اسلام کے یہ پاکباز نائبین اور خلفاء و ورثا بھی ہر دور میں مختلف مقامات پر بیک وقت یہ فریضہ انجام دیتے نظر آتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (9)

ترجمہ: "اور ہر قوم کے لئے ھادی اور راہنماء بھیجا ہے۔"

جس طرح اس دنیا میں اللہ تبارک تعالیٰ نے تمام لوگوں کی راہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کے ایک سلسلہ کا اہتمام فرمایا تھا۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر دور میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف

Marfat.com

علاقوں اور مقامات پر چند ایک ایسے اصحاب پیدا فرمائے جنہوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر بیک وقت تجدید احیائے دین کا فریضہ سرانجام دیا گروہ مجددین میں ایک ایسی شخصیت بھی جلوہ گر ہوئی ہے جو ہزار سال کے بعد منصہ شہود پر آتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح انبیاء و رسل کے گروہ میں اولوالعزم رسول جلوہ گر ہوئے یہ ہزار سالہ مجدد اولوالعزم رسولوں کے قدم پر ہوتا ہے اور عزیمت میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع اور استقامت کا کوہ وقار ہوتا ہے اس کی یہی صفت اسے دیگر مجددین سے ممتاز بنا دیتی ہے اور لوگ اس کے فضل و شرف کے معترف ہو جاتے ہیں اور اس کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہیں اور اسے اپنا امام و مقتدا گردانتے ہیں کہ کمالات نبوت تک رسائی کے لئے وہ امت کے عوام و خواص کا واحد مرجع بن جاتا ہے گویا وہ نیابت و خلافت محمدیہ کا مظہر اتم ہوتا ہے اور ناقصوں اور کاملوں کی تہذیب و ترقی کا ذریعہ واسطہ قرار پاتا ہے اور ایسے شخص کو مجدد الف ثانی کہتے ہیں الف ہزار (1000) کو اور مجدد تجدید کرنے والے کو کہتے ہیں اور ثانی دوسرے کو کہتے ہیں۔ یعنی مجدد ہزار دوم اسی طرح ہزار سالہ مجدد اپنے دور میں یگانہ اور فرد وحید ہوتا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے جس طرح اپنے محبوب ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اسی طرح اس ہزارہ دوم کے مجدد کو رحمت دو عالم کا مظہر بنایا۔ کیا اس ہزار سالہ مجدد کے بارے میں کوئی اثر ثبوت یا پیش گوئی ملتی ہے جس سے اس بات کی تصدیق و توثیق ہوتی ہو؟ —— تو روضتہ القیومیہ میں یہ حدیث مبارکہ منقول ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلاً عَلٰی رَأْسِ

Marfat.com

اَحَدَ عَشَرَ مِائَۃَ سَنَۃٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ بَیْنَ السَّلَاطِیْنَ الْجَابِرِیْنِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ رِجَالُ الْوَفَاءِ (10)

ترجمہ: گیارہویں صدی کے آغاز میں اللہ تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہو گا ہزاروں لوگ (انسان) اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ جن کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے "نور عظیم" سے مراد جامع معقول و منقول عالم شوکت والا مجدد' عزیمت کا جبل عظیم شریعت و طریقت کا شرافت و نجابت کا روشن ماہتاب تقویٰ و طہارت کا درخشندہ آفتاب حکمت و موعظت کا مینارۂ نور شجاعت و بسالت کا پیکر اور استقلال و استقامت کا شاہ سوار (شہسوار) ہے اور جابر سلطانوں سے مراد اکبر و جہانگیر مغل بادشاہ ہیں جو گیارہویں صدی سے قبل اور اس کے آغاز میں برصغیر پاک و ہند کے حکمران تھے اور جبر سے مراد ان کی شوکت ظاہری اور طاغوتی پروگرام یا دین الٰہی (دین اکبری) کا جبری نفوذ ہے جو ان کے دور میں ظاہر ہوا اور اسی دور میں حضرت مجددؒ کا ظہور ہوا اور ان کی شفاعت سے لوگوں کا جنت میں داخل ہونے سے مراد ان کی تحریک تجدید و احیاء دین کے نتیجہ میں لوگوں کے حصول فلاح' نجات و کامرانی کی طرف اشارہ ہے تو گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث نبوی میں مذکور پیشین گوئی کا مکمل مصداق و مظہر ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 14 شوال المکرم 971ھ کو ہوئی لیکن آپ کی اصلاحی تحریک کا آغاز گیارہویں صدی

Marfat.com

کے آغاز یعنی 1012ھ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ دو جابر بادشاہوں کے درمیان تشریف لائے جب آپؒ نے دنیا میں آنکھ کھولی تو اکبر اعظم کا دور تھا اور جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دین اسلام کی اصلاح و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا تو جہانگیر کا دور تھا۔ اکبر اعظم نے برصغیر پاک و ہند پر تقریباً 52 سال حکمرانی کی اس کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر بادشاہ ہوا۔ ان دونوں نے ظلم و جبر کے ساتھ لوگوں کے عقائد و نظریات کو بدلا اور لوگوں کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی بھرپور کوشش کی اور ملت اسلامیہ کے لئے عظیم فتنہ کا باعث بنے اور اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا یہاں تک کہ کسی میں جرأت نہیں تھی کہ ان کی شخصی آمریت کے سامنے دم مار سکے اور ان حالات میں آپؒ کا وجود مسعود حقیقتاً نور عظیم تھا۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ جب کابل سے ہندوستان روانہ ہوئے تو دہلی جاتے ہوئے آپ جب سرہند سے گزرے تو فرمایا کہ میں یہاں سے ظاہر ہونے والے نور عظیم کو دیکھ رہا ہوں پھر جب آپ حضرت مخدوم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس نور عظیم کا ذکر آپ سے فرمایا اور واضح کر دیا کہ وہ نور عظیم ان ہی کی ذات گرامی ہے۔ یعنی شیخ احمد سرہندی فاروقی ہی وہ نور عظیم ہے۔ اور سرزمین سرہند کو جہاں آپ نے یہ نور دیکھا تھا "رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضُ الْجَنَّۃ" جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیا (11)

اس کے علاوہ صاحب روضتہ القیومیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو ایک نور عظیم الشان نظر آیا اور الہام ہوا کہ یہ نور عظیم الشان آپؒ کے پانچ سو (500)

Marfat.com

سال بعد ظاہر ہو گا۔ اور تجدید و احیاء دین کا فریضہ ادا کرے گا تو آپ نے اپنا خرقہ مبارک نسبت خاصہ کے ساتھ اپنے خلیفہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب وہ نور عظیم الشان ظاہر ہو تو یہ خرقہ اس کے سپرد کر دینا چنانچہ حسب وصیت یہ خرقہ مبارک شیخ اجل آیۃٌ من آیات اللہ حضرت شاہ کمال اور شاہ سکندر کیتھلی قادری ﷫ کے واسطہ سے آپؒ تک پہنچا۔ (12)
حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی اس نور (عظیم الشان) کو جس مقام پر محسوس کیا اس مقام کو جنت کے باغوں میں سے باغ قرار دیا اور وہ مقام کون سا ہے؟ وہ مقام حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مقدسہ کی جگہ ہے جہاں آپ کے بیٹے خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ بھی مدفون ہیں یعنی سرہند جہاں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی تشریف لائے اور دعوتِ ارشاد کا آغاز فرمایا اسی خطے کو نور عظیم الشان سے تعبیر فرمایا گیا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ان کی شفاعت سے ہزاروں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' کی تفسیر خود حضرت مجدد الف ثانی سے ان کے ایک مکتوب میں مذکور ہے کہ مجھے مقام شفاعت پر فائز ہونے کی سعادت ملی ہے (13)
اس کے علاوہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ آپؒ نے ہزاروں کفار و مشرکین کو دولت اسلام سے مالا مال کیا اور ہزاروں گمراہوں کو صراط مستقیم دکھائی اسی طرح ایک بہت بڑی جماعت جنت کی طرف رواں دواں ہوئی اسی بطل جلیل اور مرد کامل کو جس کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں انسان برکات اسلام اور نور ہدایت پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں "صلہ" سے تعبیر کیا گیا ہے جسے حضرت جلال الدین سیوطی

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ نے جوامع الجوامع میں نقل کیا ہے۔

يَكُوْنُ رَجُلٌ فِىْ اُمَّتِىْ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا (14)

ترجمہ: میری امت میں ایک شخص ہو گا جس کو "صلہ" کہا جائے گا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بکثرت لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (15)

حضرت مجددؒ نے ایک مکتوب میں تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَنِىْ صِلَةً بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ وَ مُصْلِحًا بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ اَكْمَلُ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ (16)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ سبحانہ' تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے دونوں سمندروں کے درمیان اور دونوں جماعتوں کے درمیان اصلاح کرنے والا بنایا ہر حال پر کامل و اکمل تعریف اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لئے اور مخلوق میں بزرگ ترین ذات نبی علیہ السلام پر درود و سلام ہو۔

علامہ اقبالؒ نے آپؒ کی مدح میں کہا ہے ۔

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے کیا جسے بروقت خبردار

وہ کون سا سرمایہ ملت ہے کہ جس کی نگہبانی آپؒ نے فرمائی جب تک ہم اکبری دور کے حالات و واقعات کا بنظر غائر مطالعہ نہیں کرتے اس وقت تک ہم آپ کی دینی و ملی خدمات کا کامل ادراک نہیں کر سکتے اور نہ ہمیں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے سرمایہ ملت کی کیونکر کیسے اور کس

Marfat.com

طرح نگہبانی فرمائی۔ اس اہم امر کی وضاحت کے لئے ممتاز ماہر تعلیم جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی کے مقالہ سرمایہ ملت کا نگہبان سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"عہد اکبری کی اس تصویر کو دیکھ کر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے حضرت مجددؒ کی مشہور تصنیف اثبات النبوۃ کے اردو ترجمے کے مقدمے میں جو منظر کشی کی ہے اسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے عہد اکبری کا جو خاکہ پیش کیا ہے اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

ابوالفضل اور فیضی بلکہ ان کے باپ مُلّا مبارک کی وجہ سے دین اور پھر نبوت پر اعتراضات شروع ہو چکے تھے اور بے دین مصنفین نے اپنی تصنیفات میں نبوت خارج کر دی تھی۔ انہی ایام میں ابوالفضل نے حضرت مجددؒ کی موجودگی میں حضرت امام غزالی کو نامعقول قرار دے دیا تھا۔ اس پر آپ بے تاب ہو گئے تھے۔ نماز' روزہ اور شعائر اسلام کی پیروی و تقلیدات کو عقل کے خلاف سمجھا گیا۔ ابوالفضل کی نگرانی میں محل کے اندر عبادت کے لئے آتش خانہ تیار ہوا۔ نصاریٰ کی طرح ناقوس' صور تثلیث اور ان کی تعریفیں اکبر کا وظیفہ تھیں۔ برہما۔ مہاریو بشن' کشن' مہامائی وغیرہ کی تعظیم کی جاتی۔ سورج کی عبادت دن میں چار مرتبہ کی جاتی۔ سورج کی ایک ہزار ایک نام کی مالا جپی جاتی۔ قشقہ لگایا جاتا۔ آگ پانی درخت اور تمام مظاہر فطرت حتیٰ کہ گائے اور اس کے گوبر کی پوجا خود بادشاہ کرتا۔ خنزیر کو (معاذاللہ) خدا کے حلول کا مظہر جانتا گائے کا گوشت اور خنزیر اور شیر کا گوشت مباح قرار دیا سود۔ شراب اور جوا حلال سمجھا گیا۔ خود کو سجدہ کراتا تھا اور دیگر شعائر اسلام کی جو توہین کی گئی وہ حیطہ تحریر میں

Marfat.com

نہیں لائی جا سکتی۔

بدایونی نے دین الٰہی کی جو تفصیل پیش کی ہے وہ یہ ہے:

اس دین میں شامل ہونے والوں کا کلمہ "لاالہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ تھا۔ لوگ اس دین میں باضابطہ داخل ہوتے ان کو مذکورہ بالا کلمہ کے ساتھ حسب ذیل عہد نامہ کا اقرار کرنا پڑتا تھا۔

"من کہ فلاں ابن فلاں ہوں۔ اپنی خواہش و رغبت اور دلی شوق کے ساتھ دین اسلام مجازی اور تقلیدی سے (جو باپ دادوں سے دیکھا اور سنا تھا) علیحدگی اور جدائی اختیار کرتا ہوں اور اکبر شاہی "دین الٰہی" میں داخل ہوتا ہوں۔" (17)

اسلام کی ضد پر خنزیر اور کتے کے ناپاک ہونے کا مسئلہ منسوخ جانا گیا اور شاہی محل کے نیچے دونوں جانور "زیارت" کے لئے رکھے گئے۔ ان کے نزدیک ان کا دیکھنا بھی عبادت تھا۔ تناسخ پر یقین کیا گیا اور عربی پڑھنا عیب سمجھا گیا۔ قرآن کو مخلوق، وحی کو محال معراج اور شق القمر کو غلط کہا گیا احمد، محمد اور مصطفیٰ جیسے نام تبدیل کئے جانے لگے۔ چنانچہ جہاں ہندوؤں نے شان رسالت مآب میں طعن تشنیع سے کام لینا شروع کر دیا وہاں بعض مسلمانوں نے ابوالفضل اور شیخ مبارک کے اثر سے نبوت سے انکار کر دیا اور کہا کہ توحید کے عقیدے کی موجودگی میں رسالت پر ایمان ضروری نہیں۔ حضرت مجددؒ نے نبوت کی ضرورت و اہمیت پر ایک رسالہ "اثبات النبوۃ" تحریر فرمایا اور مضمحل اور ڈگمگائے ہوئے ذہنوں کو از سر نو استحکام بخشا۔ (18)

اس دور کی سب سے پہلی بات کہ اکبر اعظم نے ایک ایسا دین ایجاد

Marfat.com

کر رکھا تھا جس میں مروجہ مذاہب کو شامل کیا گیا تھا۔ اس دور کے ہندو' سکھ' عیسائی۔ جین مت اور ہندوازم اور ہندوستان کے اندر مروجہ کم وبیش 22 مذاہب کے معجون مرکب کو دین الہیٰ کا نام دیا گیا تھا۔ اس میں دین اسلام کے علاوہ سب کچھ تھا۔ اور دین اسلام نام کی کوئی چیز نہ تھی اور نبی کریم ﷺ کی نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جا رہے تھے اور تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں غیر مسلموں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی سازش کی ہے اور مسلمانوں کے سینوں سے ایمان کی حلاوت اور چاشنی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج بھی یہ ہے اور آج سے تقریباً 400 سال قبل اکبری دور میں بھی یہی سازشیں کام کر رہی تھیں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے مسلمانوں کی وابستگی اور رشتہ کو توڑ دیا جائے اور شہنشاہ کونین ﷺ کی غلامی سے مسلمان انکار کرنا شروع کر دیں محبت رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ مسلمانوں کے سینوں سے نکال دیا جائے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں کے اندر اور بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے اندر یہ فرقہ واریت ان کے علماء سوء کی وجہ سے ہوئی اور اس دور کے علماء سوء بھی تفرقہ بازی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دور کے علماء سوء کے پاس علم کی کمی نہ تھی ابوالفضل اور فیضی ایسے بڑے عالم تھے جنہوں نے قرآن حکیم کی بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" عربی زبان میں تحریر کی۔ لیکن مال و زر کی محبت حب دنیا اور لالچ کی وجہ سے انہوں نے ایسے کام سرانجام دیئے جن کی وجہ سے دین اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی مذموم کوشش کی اور دین اسلام کی محبت

Marfat.com

ان کے سینوں سے نکل گئی اور مال و زر کی قدر و منزلت اور ہوس سینوں میں سما گئی وہ خود بھی گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرے اور ان لوگوں نے بادشاہ وقت.کو بھی گمراہ کر دیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ رعایا کے درمیان قلب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر کسی کا دل خراب ہو جائے تو جسم اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اس طرح کے علماء نے سب سے پہلے بادشاہ کو گمراہ کیا اور اس کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ عقیدۂ توحید کی موجودگی میں اب نبوت کی ضرورت نہیں اور ان لوگوں نے شہنشاہ کونین ﷺ سے وابستگی توڑنے کی کوشش کی اور انہوں نے کہا کہ اکبر خلیفتہ اللہ فی الارض ہے یا اکبر خلیفتہ اللہ ہے۔ ہزار سال گزر جانے کے بعد اب کسی نبوت کی ضرورت نہیں ہے اسی پر فرقہ الفیہ کی بنیاد تھی اور نبی پاک ﷺ کی نبوت کا برملا انکار کیا گیا۔ شہنشاہ کونین ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا اور کلمہ طیبہ کو تبدیل کر دیا گیا۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفتہ اللہ بنا دیا گیا۔ یہاں تک کہ نہ صرف کلمہ بدلا گیا بلکہ عربی زبان پڑھنے پر بھی پابندی لگا دی گئی جس میں قرآن حکیم نازل فرمایا گیا تھا۔ اور جو نبی پاک ﷺ کی مادری زبان مبارک تھی۔ عربی زبان جو پورے عالم اسلام میں باہمی رابطہ اور مضبوط رشتہ قائم کیے ہوئے تھی اور اسی طرح عرب و عجم کے باہمی تعلقات اور اتحاد کی ضامن تھی اس پر پابندی لگا کر ایک جداگانہ راستہ اختیار کیا گیا اور بین الاقوامی ذمہ داریاں اور تعلقات کو عملاً پس پشت ڈال دیا گیا۔ پورے برصغیر میں عربی زبان کا لکھنا' پڑھنا اور بولنا بشدت ممنوع قرار دیا گیا۔ دین الٰہی

Marfat.com

کے اندر سجدہ تعظیمی کو فرض قرار دیا گیا اور لوگ اسے زمین بوس کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جاہل لوگوں نے سورج کے ایک ہزار ایک نام وضع کر لئے تھے۔ بادشاہ وقت ان ایک ہزار ایک ناموں کی مالا جپتا تھا۔ چار مرتبہ سورج کی پرستش کرتا تھا مزید براں اجرام فلکی اور دیگر مظاہرات قدرت کی پرستش بھی ہوتی تھی یہاں تک کہ گائے اور گائے کے گوبر وغیرہ تک کو پوجا جاتا۔ شعائر اسلام کی کھلم کھلا بے حرمتی کی گئی داڑھی جو کہ نبی کریم ﷺ کی محبوب سنت ہے اس کو مٹانے کی عملاً اور حکماً" کوشش کی گئی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "فساد امت کے دور میں جو شخص میری سنت کو زندہ کرے گا اللہ تبارک تعالیٰ اسے 100 شہیدوں کا اجر اور ثواب عطا فرمائے گا۔ اکبر بادشاہ نے جبراً مسلمانوں کو داڑھی منڈوانے کا حکم دیا اور باریش افراد کو تضحیک و تذلیل کا نشانہ بنایا گیا آج کے دور میں جبر نہیں ہے لیکن ہم لوگ وہی کام کر رہے ہیں جو اکبری دور میں ہو رہا تھا۔ اکبر اعظم نے خود بھی اپنی داڑھی صاف چٹ کرا رکھی تھی جس کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء اور نام نہاد مفتیان دین نے بادشاہ کی خوشنودی کے لئے داڑھیاں منڈوا دیں۔ شراب نوشی۔ خنزیر کا گوشت حلال قرار دے دیا گیا۔ شعائر اسلام کی بے حرمتی روزمرہ کا وطیرہ بن گئی۔ ابوالفضل اور فیضی اور بڑے بڑے علماء نے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے دربار شاہی میں کھلے عام شراب پی۔ اس طرح ہر طرف فتنہ ہی فتنہ پھیل رہا تھا اور بے دینی ننگا ناچ رہی تھی۔ کوئی آگ تو کوئی گائے کی پرستش کر رہا تھا۔ اور کتنے ہی لوگ گائے کے گوبر کی بندگی میں مستغرق تھے اور کتنے ہی برگد اور پیپل کے درختوں کی بندگی کر رہے تھے۔ ہندوستان میں دین اسلام یتیم اور بے سایہ

Marfat.com

نظر آ رہا تھا۔ بڑے بڑے جغادری اور جید علماء جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کے اظہار اور حق کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے سے قاصر اور اکثر ہمت و جرأت ہی نہیں رکھتے تھے۔ اندریں حالات بعض علماء حق نے گوشہ نشینی میں عافیت سمجھی مگر ان کے دل مضطرب اور احوال پراگندہ تھے اور جبر کے اس ماحول میں امداد غیبی اور ایک مؤثر و مضبوط منجی کے لئے بارگاہ صمدیت میں التجائیں کرتے تھے۔ اور بعض ہندوستان چھوڑ کر دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

حضرت مجددؒ نے امراء اور وزراء کو بادشاہ کی اصلاح کے لئے خطوط لکھے اور اس ضمن میں ان کی راہنمائی فرمائی۔ حضرت مجددؒ نے خان جہاں کو یہ بات سمجھائی کہ سلطان اسلام کی اصلاح کیا درجہ رکھتی ہے سارے ملک کا بناؤ اور بگاڑ سربراہ مملکت کی اصلاح و فساد سے وابستہ ہے۔ چنانچہ بادشاہ کی اصلاح پر آمادہ کرنے کی خاطر موصوف کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے آپؒ نے فرمایا۔

"بادشاہ کی مثال (ملک میں) روح کی طرح ہے اور باقی انسان جسم کی طرح ہیں۔ اگر روح درست ہو تو سارا جسم درست رہے گا اور اگر روح فاسد ہے تو سارا جسم فاسد ہو جائے گا۔ پس بادشاہ کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا تمام انسانوں (رعایا) کی اصلاح کرنا ہے۔ اصلاح اسلامی تعلیمات کے اظہار ہی سے ممکن ہے جس وقت موقع ملے تو عقائد اسلام طریقہ اہلسنت و جماعت کے مطابق بادشاہ کے گوش گزار کرتے رہیں اور مخالفین کے مذاہب کی تردید کریں۔ یہ دولت اگر آپ نے حاصل کر لی تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی وراثت عظمیٰ ہاتھ آ گئی۔ جبکہ آپ کو یہ دولت مفت

Marfat.com

ملی ہوئی ہے تو اس نعمت کی قدر کی جائے۔" (19)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے شیخ فرید بخاریؒ کو اس سلسلہ میں یوں تلقین فرمائی۔

"مسلمانوں پر لازم ہے کہ بادشاہ کو رسومات کفر کی برائی سے آگاہ کریں اور ان کے مٹانے کی کوشش کریں' شاید بادشاہ کو ان کفریہ رسومات کی برائی کا مکمل علم نہ ہو۔ اگر صورت حال کے لحاظ سے مناسب نظر آئے تو علماء اسلام کی مدد حاصل کر لی جائے تاکہ وہ اہل کفر کی برائی ظاہر کریں۔ بہرحال شرعی مسائل کی حقیقت سے آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ جب تک اسلامی احکام کا نفاذ نہیں ہو جاتا اس کوتاہی کی ذمہ داری علماء اور بادشاہ کے مقربین پر عائد ہوتی ہے۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ اس کوشش میں کسی طبقے کو تکلیف پہنچے۔ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ احکام میں کون سی تکلیف برداشت نہیں کی اور کون سی اذیت نہیں تھی جو انہیں نہ پہنچائی گئی۔ (20) سید المرسلین ﷺ نے فرمایا:

وَمَا اُوذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوذِیْتُ (21)

"میرے برابر کسی نبی کو اذیت نہیں پہنچائی گئی"

بادشاہ وقت کے سنی حنفی ہونے کے بارے میں حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا محمد اشرف علیہ الرحمہ سے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ سلطان وقت اپنے آپ کو حنفی المذہب قرار دیتا ہے اور اہل سنت و جماعت میں سے گردانتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مسلمانوں کے لئے بڑی دشواری ہوتی اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (22)

Marfat.com

حضرت مجددؒ نے اقتدار پر قابض ہونے کی بجائے بادشاہ امراء وزراء اور اراکین سلطنت کی اصلاح کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور جہانگیر سے چھینا ہوا اقتدار و سلطنت واپس کر کے یہ درس دیا ہے کہ حکومت پر تسلط حاصل کرنے کی بجائے ارباب حکومت کی اصلاح کی طرف توجہ دی جائے اور ان کے قلوب و اذہان کو بدل کر دین کا خادم بنانا اور شریعت مطہرہ کا پابند بنانا زیادہ ضروری ہے اور ان کی اصلاح کے بعد ان کے ذریعے قانون شریعت کا نفاذ زیادہ مؤثر امر ہے۔

اس پر آشوب دور میں وہ ہستی پیدا ہوئی' جو حضرت سیدنا امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے تھی' 27 واسطوں سے آپؒ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ سے جاملتا ہے' جن کا نام نامی اسم گرامی شیخ احمد فاروقی سرہندی موسوم بہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ہے جس نے عہد فاروقی کی روایات کو تازہ کر دیا اور سلالہ فاروقیہ کی ہیبت و عظمت سے ذریت ابلیس کو راہ فرار اختیار کرنا پڑی اور اس کے تمام خواب پراگندہ ہو گئے اور ان کی سب تدبیریں بے کار ہو گئیں اور منصوبہ بندیوں کے تار و پود بکھر گئے اور آپ کی خدمات کو دیکھ کر ارباب علم و فضل اور ہمدردان ملت و قوم نے آپ کو نہ صرف مجدد ہزارۂ دوم تسلیم کیا بلکہ اس کا برملا اعتراف کیا یہ نہیں کہ وہ خود بخود اس منصب جلیل کے مدعی بن گئے۔

دنیائے اسلام کے اہم اور معروف جید عالم دین برصغیر پاک و ہند کے نامور فقیہ اعظم حضرت ملّا عبدالحکیم سیالکوٹی جن کی تصانیف آج بھی الجامعۃ الازہر مصر میں پڑھائی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے حضرت شیخ احمد

Marfat.com

فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کو مجدد الف ثانیؒ کے نام سے ملقب فرمایا۔
(23) ابتدا" آپ حضرت مجدد سے متفق نہ تھے لیکن جلد ہی ان پر حقیقت نفس الامری منکشف ہو گئی۔ حضرت مجدد کا مقام اور مرتبہ اور آپ کی روحانی اور علمی عظمت و قابلیت کا مشاہدہ حاصل ہوتے ہی آپؒ کے حلقہ ارادت میں بصد اخلاص داخل ہوئے اور آپؒ کی نیابت و خلافت کے شرف سے مشرف و سعادتمند ہوئے۔ مُلاّ طاہر لاہوری' بدرالدین سرہندی شیخ محمد مکی شیخ نظام تھانیسری' شیخ محمد چتری۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی' خواجہ یار محمد جدید طالقانی' ملا صالح کولابی رحم اللہ علیہم اجمعین اور کثیر علماء ربانیین نے آپؒ کو ہزارہ دوم کا مجدد تسلیم کیا۔

حضرت مجددؒ نے اکبری دین کی اعلانیہ مذمت و مخالفت کی۔ سجدہ تعظیمی کا عملاً انکار کیا اور دو ٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ اللہ کے بندوں کے لئے کسی کو سجدۂ تعظیم حرام ہے۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے سجدہ عبادت کھلا شرک ہے اور سجدہ تعظیم مطلقاً" حرام اور فعل شنیع ہے اس وقت اس طرح فرمانا بادشاہ کے نزدیک گردن زدنی جرم اور بغاوت سمجھا جاتا تھا مگر آپؒ نے عزیمت کا پر زور مظاہرہ فرمایا اور دربار جہانگیری میں پیشی کے وقت ان خود ساختہ آداب شاہی کو روند ڈالا بقول اقبال ۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

بادشاہ کے مصاحبین اور حواریوں نے اسے باور کروا دیا تھا کہ حضرت مجددؒ درپردہ ایک ایسی جماعت تیار کر رہے ہیں جو مغل بادشاہ کے سقوط و خاتمہ کا باعث بن سکتی ہے۔

مردان حق بادشاہی کے طلبگار نہیں ہوتے وہ اللہ کے دین کی

Marfat.com

سربلندی اور صرف اس کی رضا کے لئے دین متین کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ جیسے حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے قاضی القضاۃ (Chief Justice) کا منصب شدید حکومتی دباؤ اور اصرار کے باوجود قبول نہیں کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کو ارجح جانا۔ حضرت امام ربانیؒ کو جب دربار میں پیش کیا گیا تو جہانگیر بادشاہ نے کہا کہ آپؒ کو شاہی آداب نہیں آتے کیا؟ تو آپؒ نے فرمایا کہ مجھے وہی آداب معلوم ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں تعلیم کئے ہیں بادشاہ نے کہا کہ آپؒ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے ہاں سجدہ تعظیمی فرض ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ واحدہ' لاشریک کے آگے جھکنا فرض ہے۔ میرا سر غیراللہ کے آگے نہیں جھک سکتا اور آپؒ سجدہ تعظیمی کی مخالفت پر لوگوں کی بھرپور کوشش کے باوجود ڈٹے رہے۔ بادشاہ نے برافروختہ ہو کر حضرت سے کہا کہ آپ آداب شاہی کی فرماں برداری کیوں نہیں کرتے۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ میں آداب شریعت محمدیہ کا فرمان بردار ہوں اور ہماری شریعت میں سجدہ کی مستحق سوائے ذات باری کے کوئی ذات نہیں۔ مخلوق کو سجدہ بہ نیت عبادت شرک اور بہ نیت تعظیم حرام ہے اور میں فعل حرام کو کیسے قبول کرلوں لہٰذا میں نے سجدہ نہ کیا اور نہ ہی کروں گا خواہ کچھ بھی ہو جائے اور سلام اس لئے نہیں کہ میں جانتا تھا کہ آپ جواب نہیں دیں گے اور ترک جواب سے خاطی ٹھہریں گے۔ یہ جواب سن کر بادشاہ نے پھر آپ کو سجدہ کرنے پر مجبور کیا اور ملا عبدالرحمٰن مفتی سے فتویٰ طلب کیا۔ مُلّا صاحب نے کہا کہ حفاظت جان کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ اے مُلّا یہ فتویٰ تم لوگوں کے لئے ہے نہ کہ ہمارے لئے

Marfat.com

اور فرمایا انبیاء علیہم السلام اور ان کے اصحاب عظام نے راہ حق میں جانیں دی ہیں۔ میں بھی جان دینے پر تیار ہوں تاکہ سنت ہدیٰ پوری ہو۔ جب بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ آپؒ سجدہ نہیں کریں گے تو حکم دیا کہ مجھے آپؒ سے شرم آتی ہے لیکن میری زبان سے نکل چکا ہے اور میرا حکم کبھی ضائع نہیں ہوا۔ میں سجدہ کی تکلیف آپؒ سے اٹھاتا ہوں صرف سر کو خم کر دیں۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے سر کو خم کرنے سے بھی انکار فرمایا۔ بادشاہ نے دو تین خاص مقربوں کو حکم دیا کہ آپ کا سر مبارک پکڑ کر خم کر دیں تاکہ جلدی رخصت کیا جائے ان لوگوں نے آپ کا سر مبارک پکڑا اور خوب زور لگایا لیکن آپؒ کے سر مبارک میں ذرا بھی جھکاؤ پیدا نہ ہوا اور روئے توجہ آسمان کی طرف رہا۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کو چھوٹے دروازے سے گزار دو تاکہ اندر داخل ہوتے وقت خود بخود جھک جائیں گے۔ وہی رسم آداب کے حوالے سے کافی سمجھا جائے لیکن آپؒ اس دروازے سے گزرنے لگے تو پہلے پاؤں مبارک نکالے اور سر پیچھے کی طرف جھکا کر داخل ہوئے۔ (23)

دین اسلام کے دشمنوں نے جب کبھی بھی حق کو سرنگوں کرنے کی مذموم کوششیں کی ہیں ان کا سب سے بڑا حربہ یہی رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی وابستگی کو مجروح و مضمحل کر دیا جائے (24) چنانچہ بادشاہ کی شہ پا کر ہنود اور ملاحد کے گروہ نے شان رسالت مآب ﷺ میں طعن و تشنیع کا سلسلہ شروع کر دیا اور اس باطل و گمراہ نظریہ کا پرچار کرنے لگے کہ عقیدہ توحید کی موجودگی میں رسالت کا عقیدہ ضروری نہیں۔ آپؒ فی الفور اس طرف متوجہ ہوئے اور نبوت و رسالت کی ضرورت و اہمیت پر

Marfat.com

ایک مفصل رسالہ بعنوان "اثبات النبوۃ" تحریر فرمایا جس میں نہ صرف مخالفین کے فریب کا پردہ چاک کیا بلکہ ٹھوس دلائل اور براہین قاطعہ سے ان کے جملہ اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے اور ان کے شکوک وشبہات کا بھرپور اور مؤثر ازالہ فرمایا اوہام وتشکیک زدہ ذہنوں کو پراگندگی کے عذاب سے رہائی عطا کی اور نور ہدایت کی روشنی سے جلا بخشی اور صراط مستقیم کی طرف کامل راہنمائی کی اور دوسری طرف گومگو کیفیت سے دوچار فرزندان توحید کو حقانیت کا راستہ دکھایا اور ان پر واضح کر دیا کہ عقیدہ رسالت اور اس سے وابستگی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عشق کامل واکمل محبت اور آپ کا مکمل اتباع اور آپ کی بالکلیہ اطاعت ہی دین کی اساس و بنیاد ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر دین کا کوئی تصور نہیں بقول اقبال ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
گر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اس طرح آپ نے لوگوں کے دلوں سے محبت رسول اور عشق رسول ﷺ نکالنے کی مذموم کوششوں کو ناکام بنا دیا اور نبی مکرم ﷺ کی نبوت کی اہمیت حجیت و قطعیت اور اکملیت و جامعیت کو بخوبی اجاگر کر دیا اور تا قیام قیامت منشور ثابت کیا اور اس کے بغیر نجات کے تصور کو لغو اور بے ہودہ قرار دیا اور یہ آپ کی روشن کرامت ہے کہ مخالفین و معاندین بھرپور کوششوں کے باوجود اس کے جواب سے عاجز و قاصر رہے۔

آپؒ نے امت مسلمہ کو نبی کریم ﷺ کے عشق و محبت کے دروازے پر لاکر کھڑا کر دیا۔ اور شہنشاہ کونین ﷺ کی عظمت کو ان کے دلوں

Marfat.com

میں پیدا کر دیا اور یقین دلایا کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی محبت اور عشق ہی وہ واحد امر ہے جو مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور جذبہ جہاد کو زندہ کر سکتا ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ کی رسالت کو عقیدہ توحید سے نکال دیا جائے تو نظریہ توحید کی توضیح و تکمیل ہی نہیں ہوتی۔ آپؒ نے فرمایا کہ عقیدۂ توحید اس وقت ہی مکمل ہو گا جب نبی پاک ﷺ کی رسالت اس میں شامل ہو گی اور کلمہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے علاوہ کوئی اور کلمہ معرض وجود میں نہیں آ سکتا۔ 1010ھ میں آپ نے اس عنوان پر ایک شاندار رسالہ "تہلیلیہ" تصنیف کیا (25) اور اس میں کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء توحید و رسالت کے باہمی تعلق و ربط کو بخوبی واضح کیا ہے اور ان دونوں اجزاء کو لازم و ملزوم ثابت کیا ہے۔ اور دو ٹوک الفاظ میں اس حقیقت کو روشن کیا ہے کہ عقیدۂ رسالت کے توسل و نسبت ہی سے عقیدہ توحید معتبر قرار پاتا ہے۔ وگرنہ خالی توحید کے نظریہ کے تو کئی اور لوگ بھی علمبردار ہیں مگر توحید کا عقیدہ وہی قابل قبول ہے جو جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے واسطے سے ہو اور آپ کے فرمودات و ارشادات کے مطابق ہو جبکہ ارشاد باری قل ھواللہ احد سے روشن ہے۔

اس ضمن میں آپ مکتوبات میں رقم طراز ہیں:

"من حق سبحانہ و تعالیٰ را بایں طور می شناسم کہ او معبود الہ محمد ﷺ است"

("یعنی میں ذات باری تعالیٰ کو اس طرح پہچانتا ہوں کہ وہ حضرت محمد ﷺ کا معبود اِلٰہ ہے) اس رسالہ میں کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز اور برکات و فوائد پر بھی خوب تبصرہ فرمایا ہے۔

عہد جہانگیری میں ملکہ نور جہاں کی وجہ سے جو مذہبا" رافضیہ تھی۔

Marfat.com

روافض کو خوب کھل کھیلنے کا موقع مل گیا تھا لہٰذا عظمت صحابہ کے خلاف زبان طعن دراز ہو گئی ان پر کھلے بندوں اعتراض کئے جاتے' سب و شتم اور تبرا ہوتا اور گستاخی و توہین وطیرہ بن گئی جس سے ایک طرف تو رفض و شیعیت کی برملا تبلیغ ہونے لگی اور دوسری طرف منکروں کو دین حق اسلام کے خلاف بولنے کا موقع مل گیا اور انہوں نے رافضی پروپیگنڈہ کی آڑ میں اپنی واردات شروع کر دی اس پر آشوب وقت میں آپ نے اس امر کی طرف پوری توجہ دی اور ایک رسالہ بعنوان "رد روافض" لکھا۔ جس میں عظمت صحابہ اور ان کے مرتبہ و مقام کی رفعت واضح کی اور روافض کے جملہ مطاعن کا شافی جواب دیا اور ان کی بارگاہ میں بے ادبی کو ایمان سے محرومی کا باعث قرار دیا۔ اس رسالہ میں آپؒ نے سب سے پہلے جو حدیث مبارکہ نقل فرمائی وہ انتہائی غور طلب ہے۔

رقم طراز ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب و شتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہئے کہ وہ (اس دینی مکدر فضا کے دفعیہ کے لئے) اپنے ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی اور اس کی توبہ اس کا صدقہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔ (26)

نبی پاک ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں صحابہ کے مقام کو سمجھنے کی دعوت ہے اور ان عظیم دینی ہستیوں کے تحفظ کی ہدایت کی گئی ہے کہ ان کے پاک وجود ملت اسلامیہ کا حقیقی سرمایہ ہیں اور وہ ہمارے

Marfat.com

قافلہ کے اولین سرفروش و جانثار ہیں اور غیرت دینی کا تقاضہ یہی ہے کہ ان کے خلاف بدباطنوں کے ہر حملے کا مکمل مؤثر دفاع کیا جائے اور اسی رسالہ میں اہل بیت کی عظمت بھی بخوبی اجاگر کی گئی اور بتایا کہ یہ صحابہ اور اہل بیت ایک ہی قدسی گروہ ہے اور اس سے وہ منکر ہے جسے شیطان نے اغوا کر رکھا ہے۔

رقمطراز ہیں:

"اور صحابہ کے حق میں طعن زنی کرنا درحقیقت پیغمبر خدا ﷺ کی ذات گرامی پر (نعوذ باللہ) طعن کرنا ہے یعنی جسنے صحابہ کی عزت و تکریم نہیں کی وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا اور یہ وطیرہ کفر کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بداعتقادی سے بچائے اور جو احکام قرآن و حدیث سے ہم تک پہنچے ہیں وہ تمام صحابہ کی نقل اور وسیلہ سے پہنچے ہیں۔ جب صحابہ مطعون ہوں گے تو نقل بھی مطعون ہوگی کیونکہ نقل ایسی نہیں کہ بعض کے سوا بعض سے مخصوص ہو۔ بلکہ سب کے سب عدل اور صدق اور تبلیغ میں مساوی ہیں پس ان میں سے کسی ایک پر طعن دین پر طعن کو مستلزم ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے (27)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اصحابی کالنجوم" میرے اصحاب تاروں کی مانند ہیں بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے تو تم ہدایت پا جاؤ گے اور ارشاد ہے کلهم عدول صحابہ تمام کے تمام عادل و ثقہ ہیں اور اہل بیت پاک کے بارے میں ارشاد ہے۔ مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَةِ نُوْحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ الخ میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا (نجات

Marfat.com

پا گیا) اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق و ہلاک ہوا۔

جو شخص صحابہ و اہل بیت کی عزت و تکریم نہیں کرتا تو وہ شخص ایسا ہے گویا وہ نبی کریم ﷺ پر ایمان ہی نہیں لایا یہ حضرت مجددؒ کی بہت بڑی دینی خدمت ہے کہ آپؒ نے صحابہ و اہل بیت کے مرتبہ و مقام کو واضح کیا اور اس حقیقت کی طرف راہ نمائی کی کہ دین اسلام کا ہر حکم ہم تک صحابہ کرامؓ کے واسطہ سے پہنچا ہے تو ان پر طعن و تشنیع کا مطلب قرآن و سنت پر طعن و تشنیع ہے اور قرآن و سنت پر طعن تشنیع کرنے والا مومن کہاں رہتا ہے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ لہٰذا اس قدسی جماعت کی عزت و تکریم ایمان کا جزو ہے جس کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل و مکمل نہیں ہو سکتا۔

آپؒ نے صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ خلفاء راشدین کی ترتیب خلافت کے اعتبار سے ہی ان کا مقام و مرتبہ ہے پوری امت کے اندر انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ ہے۔ (28)

حضرات شیخین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی افضلیت صحابہ و تابعین کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اس کو آئمہ ہدیٰ اور علماء اسلام کی ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے۔ جن میں سے ایک حضرت الامام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ ہیں شیخ الاسلام ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ جو اہل سنت و جماعت کے رئیس اور متکلمین کے امام ہیں فرماتے ہیں کہ شیخین کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے سوائے جاہل یا متعصب کے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ حضرت امیر علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ' فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر فضیلت دے وہ مفتری ہے میں اس کو اس طرح کوڑے لگاؤں گا جس طرح مفتری کو لگاتے ہیں۔ (29)

نبی کریم ﷺ کی صحبت و زیارت کے فضل و شرف نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس مرتبہ جلیلہ اور مقام عالیہ پر فائز کر دیا تھا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو کہ اجلہ صلحائے امت سے ہیں اور خیر التابعین ہیں باوجود اس عظمت و رفعت شان کے شرف صحابیت سے مشرف کسی ایک عام ہستی و فرد کے مقام کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ (30)

کسی شخص نے حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ سے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چلتے ہوئے معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے سموں سے جو غبار بلند ہوا یا گرد اٹھی سینکڑوں ابن مبارک رضی اللہ عنہ جیسے' اس گرد و غبار تک نہیں پہنچ سکتے۔

آپ نے صحابہ' تابعینؒ کے باہمی مقامات و درجات کے امتیاز کو بخوبی واضح کر دیا اور یونہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان بھی بتا دی جن کے بارے میں روافض بے ہودہ بولتے ہیں اور بہت سے غیر مہذب اور ناشائستہ کلمات کہتے ہیں اور یونہی اہل غلو خواہ وہ اہل سنت سے ہوں یا روافض و نواصب یا خوارج سے ان کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے اور اس شخص کے بارے میں راہ حق و انصاف سے بھٹکے ہوئے ہیں جس کے بارے میں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِیَۃَ اَبِیْ سُفْیَانَ ھَادِیًا وَّمَھْدِیًّا (31)

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ھادی و مھدی بنا دے۔

اور اللہ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ (32)

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور قتال کیا وہ لوگ ان سے درجات میں بڑھ کر ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور وہ یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ اس آخری موعود گروہ سے ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت مجددؒ اپنے مندرجہ ذیل مکتوب میں رقمطراز ہیں کہ کسی صحابی کی شان میں گستاخی تمام صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے اور کسی ایک کی شان میں برا کہنا تمام صحابہ کی شان میں برا کہنے کے مترادف ہے۔

"اب ہم زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں اور ان کے اعتراضات کا جواب صاف طور پر دیتے ہیں کہ تمام اصحاب کی متابعت دین کے اصولوں میں لازم ہے کہ وہ اصول میں ہرگز اختلاف نہیں رکھتے اگر کچھ اختلاف ہے تو وہ فروع میں ہے اب جو کوئی بعض پر طعن زنی کرے وہ دیگر صحابہ کی متابعت سے بھی محروم رہے گا۔ ہرچند ان کا کلمہ متفق ہے۔ مگر دین کے بزرگوں کے انکار پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے یہ بدبختی اتحاد و اتفاق کو ختم کر دیتی ہے۔ کیونکہ قائل کا انکار اس کے اقوال کے انکار تک پہنچا دیتا ہے۔ نیز شریعت کو امت تک پہنچانے والے صحابہؓ ہی ہیں۔ جیسا کہ ذکر

Marfat.com

ہو چکا ہے کیونکہ تمام صحابہ عادل تھے ہر ایک نے کچھ نہ کچھ شریعت ہم تک پہنچائی ہے۔" (33)

آپ کی تصانیف "ہدایت الشیعہ" اور "ردروافض" اور بعض مکتوبات تحفظ ناموس صحابہؓ کے حوالے سے آپ کی بہت بڑی علمی و دینی خدمت اور تجدیدی کارنامہ ہے اس دور میں عقل پرست علماء کا گروہ بھی بڑی قوت سے ابھرا جن کے نزدیک ہر وہ بات جو عقل نہ مانے ناقابل قبول تھی اور عقلیت پسندی کی گرداب میں سرگرداں اللہ کی مخلوق کو راہ راست سے گمراہ کر رہے تھے۔ اور یونہی ایک گروہ فلاسفہ کا تھا جس نے خوب جڑ پکڑ رکھی تھی اور لوگوں کو فلسفیانہ کلام کے بکھیڑوں میں بھکاتے اور کلام و منطق کی بحثوں میں الجھاتے تھے اور کتاب و سنت کی راہ بھولے ہوئے تھے۔

حضرت مجددؒ نے ان جملہ گروہ علماء کا مقابلہ کیا اپنی مؤثر تحریر اور بیان سے لوگوں کے قلوب و اذہان میں یہ عقیدہ راسخ کیا کہ جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمان یعنی قرآن و حدیث کے واضح احکام و بیان خواہ عقل قبول کرے یا نہ کرے بلا چون چراں ماننا اور اطاعت بجالانا ہی ایمان ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" مومنوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ایمان لائے یعنی بلا دلیل ایمان رکھتے ہیں اور عقل مانے یا نہ مانے ہمیں ایمان و یقین ہے اللہ و رسول ﷺ نے جو فرمایا وہی حق ہے عقل جائے بھاڑ میں اور پھر ہماری عقل کی حیثیت ہی کیا ہے بقول اقبال۔

صبح ازل یہ مجھ سے کہا جبرائیل نے

Marfat.com

جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول
باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میان حق و باطل نہ کر قبول

اہل بیت اطہار کے مقام و مرتبہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی روابط کے حوالے سے بھی ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں اہل بیت کشتی نوح کی طرح ہیں اس میں اشارہ ہے کہ کشتی بغیر تاروں کی راہنمائی کے دریا میں نہیں چلتی اور سوار کے لئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ منزل پر سلامتی کے ساتھ پہنچے اور ہلاک ہونے سے بچ جائے اور ایسا ستاروں کی رعایت و پیروی کے بغیر ناممکن ہے۔ (34)

صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین باہم یکدگر، متفق و متحد تھے ان کے درمیان مکمل مفاہمت، محبت و مودت، رفاقت و الفت تھی اور افتراق و علیحدگی کے شوشے شریروں، فسادیوں اور ملت اسلامیہ کے بدخواہوں کا پروپیگنڈہ ہے تاکہ نفاق کا پودا پھلتا رہے اور منافقین فساد پھیلاتے رہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ شریروں کی اس سازش سے آگاہ رہیں اور کسی بھی غلط بات پر کان نہ لگائیں جبکہ اللہ ان قدسی صفات حضرات کے بارے میں فرماتا ہے "رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" وہ باہم بڑے رحیم و کریم ہیں لہٰذا ملی وحدت کو بچانے کے لئے ایسے لوگوں سے سخت دوری اور احتراز لازم ہے جو ہر قیمت پر اس امت میں فساد کے خواہشمند ہیں۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

Marfat.com

اس دور میں ایک اور اہم گروہ جاہل و بدعقیدہ اور نام نہاد صوفیاء کا تھا جو یہ کہتے تھے کہ نماز اور روزے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس آ جاؤ ہم آپ کو جنت میں لے جائیں گے ان لوگوں نے شریعت کی خودساختہ تشریحیں کر رکھی تھیں اور خواہشات نفس کی پیروی میں مکمل بندۂ نفس بنے ہوئے تھے اور لوگوں کی جہالت و بے خبری کی وجہ سے انہیں نہ صرف گمراہ کر رہے تھے بلکہ بے دین بنا رہے تھے اور اپنا بھرم رکھنے کے لئے کئی افسانے تراشتے اور جعلی کرامتیں سناتے اور یوں ظاہر کرتے کہ گویا وہ ہی حق و صداقت کے ترجمان ہیں اور ان کا بیان ہی نور عرفان ہے دراصل وہ سبھی گروہ شیطان اور مفسد و شریر اصحاب طغیان تھے۔ ان کا مؤقف یہ تھا کہ شریعت اور چیز ہے اور طریقت اور چیز ہے' حقیقت اور چیز ہے معرفت اور چیز ہے اور یہ لوگوں کی سمجھ میں آنے والا معاملہ نہیں۔

حضرت مجددؒ نے کہا کہ شریعت علم' عمل اور اخلاص کا نام ہے اور طریقت اخلاص پیدا کرنے میں شریعت کے تابع نظر آتی ہے لہٰذا طریقت ہو یا حقیقت و معرفت۔ سبھی نبی کریم ﷺ کی شریعت کے تابع اور خادم ہیں اور آپ ﷺ کی شریعت سے روگردانی کر کے کوئی شخص بھی کوئی مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مجددؒ کے اس درس نے جاہل صوفیاء کو جو دل کی نماز پڑھنے کے مدعی تھے اور اس کافرانہ تصور کو طریقت کے نام پر ملمع سازی کر کے لوگوں کے دلوں میں گمراہی کا بیج بو رہے تھے اس شیطانی فریب اور نفسانی چنگل سے رہائی دلائی اور سنت نبوی ﷺ کا بشدت احساس دلایا اور ظلمتوں کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر انوار سنت سے منور و معمور بنایا اور واضح کیا کہ رسول ﷺ کی سنت کے بغیر منزل مقصود کا ملنا ممکن ہی

Marfat.com

نہیں اور ارشاد گرامی ﷺ ہے۔

فَاِنَّ السُّنَنَ هِيَ اَنْوَارُ اللّٰه موائد نعمة اللّٰه

اگر کوئی شخص نبی پاک ﷺ کی سنت مطہرہ سے بال برابر بھی انحراف کرتا ہے تو یہیں سے گمراہی کا آغاز ہو جاتا ہے اور بدعت سیئہ کا رواج پڑتا ہے۔

صوفیاء خام اور علماء سوء کے باطل نظریات و عقائد کی اصلاح کے لئے بعض مشائخ کو لکھتے ہیں۔

"بعض معتبر آدمیوں نے بیان کیا ہے کہ آپ کے بعض خلفاء کو ان کے مرید زمین بوسی پر بھی کفایت نہیں کرتے بلکہ سجدہ بجا لاتے ہیں اور تعظیم شیخ میں حدود سے تجاوز کرتے ہیں اس فعل کی برائی آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے یہ امر بھی شرک کو متضمن ہے۔ انہیں تاکید کر دیں کہ اس قسم کے افعال سے بچنا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے خاص کر اس شخص کے لئے جو خلق کا مقتدا اور پیشوا بنا ہوا ہو کیونکہ اس کے پیرو اور مقتدی ایسے افعال کی اقتداء کریں گے تو نہ صرف خود گمراہی کا شکار ہوں گے بلکہ شیخ کی عظمت کو داغدار کریں گے اور سارا بوجھ شیخ کی گردن پر ڈالنے کا باعث ہوں گے اور اگر شیخ مریدین کو منع نہ کرے تو عندالشرع وہ خود ہی ضال و مضل ہیں۔ (35)

میرے مخدوم سلوک کی منزلیں طے کرنے اور جذب و ضبط کے مقامات قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر سلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے جو آفاقی اور انفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے اور یہ اخلاص شریعت کے اجزاء میں سے ایک خاص جزو ہے کیونکہ شریعت کے

Marfat.com

تین جزو ہیں علم و عمل و اخلاص پس طریقت اور حقیقت دونوں تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں۔ اصل مقصود یہی ہے لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچتا۔ اکثر عالم خواب و خیال میں آرام پسند ہیں نیز نکمی اور بے ہودہ باتوں پر کفایت کرتے ہیں وہ شریعت کے کمالات کو جان ہی نہیں سکتے تو طریقت اور حقیقت کا کیونکر پتہ لگا سکتے ہیں یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے جاہل صوفیاء کی بعض بے ہودہ باتوں پر مغرور اور خود ساختہ احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔" (35)

اس دور میں متحدہ قومیت کا نعرہ بھی لگایا جا رہا تھا۔ جس کا مقصد مسلمانوں کی انفرادیت اور ان کے جداگانہ تشخص کو مٹانا تھا جیسا کہ تحریک پاکستان کے وقت قومیت پرست علماء نے بھی یہی مؤقف اپنایا جو اسرار و رموز شریعت سے کھلا انحراف اور مقام نبوی ﷺ سے مکمل بے خبری تھی۔ اکبری دور میں ہنود کو اسی مؤقف سے شہ ملی اور وہ برملا کہنے لگے کہ رام اور رحیم میں کوئی فرق نہیں ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ رام ایک شخص ہے جو ہندوؤں کا دیوتا ہے رحیم وہ ہے جو خالق کائنات ہے۔ مخلوق خالق کے برابر نہیں ہو سکتی۔

ایک ہندو ہردے رام نے رام اور رحیم (اللہ) ایک ہی قرار دیا تو آپ نے اسے تحریر فرمایا:

"کہ ہندو جس رام اور کرشن کو پوجتے ہیں وہ تو ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے رام دسرتھ کا بیٹا تھا لچھمن کا بھائی اور سیتا کا خاوند تھا لہٰذا یہ کہنا

Marfat.com

کہ رام اور رحیم ایک ہستی کے دو نام ہیں۔ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ (37) اور کرشن تین سو ساٹھ گوپیوں کا عاشق و محبوب تھا جو مکھن چرا کر کھاتا اور ان سے چہل بازی کرتا لہٰذا تمہارا یہ قول کیونکر صحیح ہے بلکہ کھلا دھوکہ اور شیطانی مکر ہے اللہ احد ہے لم یلد ہے ولم یولد ہے اور اس کا کوئی ہم سر نہیں وہ بیوی بچوں سے پاک ہے اور جو کچھ کفار بکتے ہیں اس سے مبرا و منزہ سبحان ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہٰذا رام اور رحیم ایک ہستی کے دو نام نہیں بلکہ دو الگ الگ نام ہیں۔ رام ایک شخص ہے جو فانی ہو گیا رحیم وہ ذات ہے جو ساری کائنات کا خالق زندہ و قائم ہے اور فنا سے پاک "الباقی" ہے۔ تو یہ اتحادی گفتگو کھلا مکابرہ ہے الفاظ کے ہیر پھیر میں مکر کا پلندہ اور بہت بڑا فریب ہے۔

دو قومی نظریہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"ملت ما جداگانہ است" (38) ہماری ملت جداگانہ ہے مسلمان ایک ملت ہے اور کفار الگ الگ قومیں اور مجموعی طور پر "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَہ" (39) سب کافر ایک الگ ملت ہیں لہٰذا دونوں الگ الگ ہیں کوئی قدر مشترک نہیں یہ آپؒ کی پیش بینی اور بڑا کارنامہ ہے۔ آپؒ نے اس دو قومی نظریے کی برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے نمائندگی کی اور نقیب الاول ٹھہرے مسلمانوں کو یہ باور کروا دیا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں ہندو سکھ عیسائی وغیرہ دیگر تمام مذاہب کے پرستار دوسری قوم ہیں اور مسلمان ایک قوم ہیں۔ ان کا تشخص علیحدہ ہے ان کی معیشت ان کا رہنا سہنا علیحدہ ہے۔ یہ کبھی بھی کسی دوسری قوم کے ساتھ متحد نہیں ہو سکتے اور اس حوالے سے ہندوؤں اور غیر مسلموں کی تمام سیاسی اور مذہبی تحریکوں کا

Marfat.com

مردانہ وار مقابلہ کیا اور واضح کر دیا بقول اقبالؒ ؎

قیاس اس کو اقوام مغرب پر نہ کر
کہ خاص ہے ترکیب میں امت رسول ہاشمی

جھگتی اور سکھ پنتھ کی تحریک کے علاوہ منجملہ ہنود کی ان تمام تحریکوں کا مقصد اسلام کے جداگانہ تشخص کو مٹانا تھا اور مسلمانوں کا ہندو قومیت میں مکمل ادغام تھا۔ اگر ہم تھوڑا غور کریں تو آج کا دور بھی ان سازشوں سے خالی نہیں اور برصغیرپاک و ہند سے باہر دیکھئے کہ ترکی کے اندر سلطنت عثمانیہ تین براعظموں یورپ ایشیاء اور افریقہ پر محیط تھی اور اس میں خلافت کا نظام قائم تھا جب صلیبی جنگوں میں عیسائی مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکے تو عیسائیوں اور یہودیوں نے خلافت عثمانیہ کے خلاف سازشوں کے جال بچھائے قومیتوں کے فتنوں کو ہوا دی اور جغرافیائی اختلاف بھڑکائے اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور جو بات میدان جنگ میں نہ پا سکے وہ سازشوں اور منافقتوں کے جال بن کر باآسانی حاصل کر لی اور اس طرح اس عظیم سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ اکبری دور میں ہنود کو بھی یہی مقصود تھا اور وہ اسی فلسفہ قومیت کے ذریعہ سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کھل کر سامنے آ گئے تھے تو رحمت باری مددگار ہوئی اور حضرت مجددؒ کی صورت میں اسلامیان برصغیر کو ایک نجات دہندہ قائد مل گیا اور شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے اس حقیقت کی یوں ترجمانی کی ہے ؎

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے کیا جس کو بروقت خبردار

اور یہ اس مرد حق کی بیداری، خبرداری اور نگہبانی تھی جس نے نہ

Marfat.com

صرف سازشوں کو ناکام بنا دیا بلکہ تجدید احیائے دین کی وہ بھرپور تحریک چلائی جس نے عظمت اسلام کا بول بالا کر دیا اور عملی طور پر ذہنوں میں جدا گانہ اسلامی مملکت کی بھی بنیاد رکھی جو مطالبہ پاکستان کی صورت میں منصۂ شہود پر آئی اور وہ خواب 14 اگست 1947ء کو شرمندۂ تعبیر ہو گیا۔

آپؒ نے اولیاء کرامؒ اور بزرگان دین کی عظمت و شان ان کے فیوض و برکات اور ان کی ملی خدمات کو بھی اجاگر کیا اور لوگوں پر یہ واضح کیا کہ اللہ کے نیک بندوں کا قرب و محبت اور ان کی صحبت و اطاعت سے کس قدر اچھائیاں اور سعادتیں میسر آتی ہیں۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کا نیک بندہ اور ولی کامل جو نبی کریم ﷺ کی سنت اور شریعت کے مطابق عمل کرتا ہے اور دین حق کی سربلندی کے لئے کوشاں رہتا ہے ایسے مرد حق کی شان یہ ہے کہ رسول ﷺ سے منقول ہے لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ (40) یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی صحبت اختیار کرنے والا شخص بدبخت نہیں رہتا گویا یہ لوگ گمراہوں کو راہ ہدایت پر چلاتے ہیں اور بدبختی و شقاوت کے جملہ امور سے بچانے میں راہ نما اور مددگار ہیں اور ان کے فیضان صحبت سے گناہوں کی آلودگیاں دھلتی ہیں اور اخلاقی برائیاں مٹتی ہیں اور لوگ اخلاق الٰہیہ کے رنگ سے نمو پاتے ہیں۔ ذوق عبادت ترقی پاتا ہے اور اخلاص عمل کی نعمت میسر آتی ہے اور انوار ذکر و فکر سے باطن متجلی اور روشن ہو جاتا ہے اور ہم نشینی کے جمال سے چمک اٹھتے ہیں یہی وہ مردان حق ہیں کہ ان کے احوال باطن کی صفائی اور توسل و توسط سے اللہ تعالیٰ بارشیں عطا فرماتا ہے اور سیرابی سے معمور فرماتا ہے اور برکتیں نازل ہوتی اور رزق کی وسعتیں فرمائی جاتی ہیں اور ان کی

Marfat.com

نظر ظاہری و باطنی مریضوں کے لئے کیمیاء اثر اور شفاء کاملہ ہے بقول اقبال ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ۔ جاتی ہیں زنجیریں

کسی کو وہم ہو سکتا ہے کہ بارش کا برسانا اور رزق دینا تو اللہ کریم کی شان ہے اور وہی رازق و خالق اور مالک ہے اور امام ربانیؒ یہ فرما رہے ہیں کہ ان اولیاء کرام اور بزرگان دین کے وسیلہ سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے تو اس کا جواب وہ حدیث قدسی ہے جس میں ارشاد ہے۔

بندہ نفل پڑھ پڑھ کر میرے قریب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے۔ (الخ) (41) تو واضح ہے اللہ کے بندوں کی بات اللہ ہی کی بات ہے اور ان کی دعا مولا کی رضا ہے اور ان کا توسل گویا ذات باری سے ہی مانگنا ہے اور ان کے توسل سے جو ملتا ہے۔ وہ اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔

عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتہ۔ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
خاصاں خدا خدا نہ باشد
ولیکن از خدا جدا نہ باشند

ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا!

"جب تک دنیا میں ایک بندہ بھی خلوص نیت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا باقی رہے گا قیامت نہیں آئے گی۔" (42)

Marfat.com

اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ کے اس نیک بندے کے ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت تمام باقی مخلوق کے لئے عذاب قیامت کو روکنے اور رحمت کا باعث بنی ہوئی ہے نظام کائنات ان بندگان حق کے ذکر کی برکت سے جاری و ساری اور قائم ہے اگر ایک اللہ کے بندے کا وجود اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کا باعث بن سکتا ہے تو ولی کامل کی صحبت میں رہنے والا کیسے بدبخت رہ سکتا ہے اس لئے رزق بھی ایک نعمت ہے چنانچہ ان تمام نعمتوں کا نزول انہی اللہ کے نیک بندوں کے وسیلہ اور واسطہ سے ہو رہا ہے اللہ کے نیک بندے جب ختم ہو جائیں گے تو قیامت آ جائے گی تو نزول نعماء کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

حضرت مجدد فرماتے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ کے یہ اولیاء کاملین اور بزرگان دین ایسے بابرکت ہیں کہ اگر بیت اللہ شریف (کعبہ) ان کے فیوض و برکات سے بھیک مانگے تو عجب بات نہیں ہے۔

"اگر کعبہ بھی ان بزرگوں سے بھیک مانگے تو کیا عجب" (43)

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرنے والا جن فیوض و برکات سے مالا مال ہوتا رہتا ہے اس کا اندازہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گروہ کی محبت عطا فرمائے اور حشر میں ان کی معیت و رفاقت سے نوازے یہ وہ لوگ ہیں جن کی زیارت کفائت گناہ اور یاد الہیٰ کا پیغام ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

"هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ اِذَا رَاَوْ ذُكِرَ اللّٰه" (44)

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں ان کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جس نے ان کو پہچانا اس نے اللہ کو پالیا۔ ان کی نظر دوا

Marfat.com

ہے ان کا کلام شفاء ہے اور ان کی صحبت سراپا نور و ضیاء ہے یہی وہ لوگ ہیں جس نے صرف ان کے ظاہر کو دیکھا تو وہ حقیقت سے بے خبری میں محروم و ناامید ہوا اور جس نے ان کے باطن کو بھی دیکھا تو سرفراز ہوا اور نجات و خلاصی پا گیا۔ (45)

آپؒ نے ارباب بسط و کشاد کو مکتوب لکھے اور ان مکاتیب کو دین اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنایا اور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہی ہے جنہوں نے بادشاہوں کو خطوط لکھے اور وفود کے ذریعہ سے تبلیغ و دعوت دین کے کام کی بنیاد ڈالی نبی کریم ﷺ کے بعد برصغیر پاک و ہند میں جس شخصیت نے اس سنت نبوی پر عمل کیا وہ حضرت المجدد رحمتہ اللہ علیہ کی ہے آپ نے بادشاہ وقت اعلیٰ فوجی و سول ارکان عدلیہ حکام' امراء سلطنت اور وزراء مملکت کے علاوہ اس دور کے نامور مشہور و معروف صوفیاء اصحاب مسند ارشاد سجادگان اور علماء فضلاء اور عبقری شخصیات کے نام مفصل مکتوب لکھے اور ان پر حقیقت حال کا انکشاف کیا۔ انہیں ان کا فریضہ یاد دلایا اور میدان عمل کی طرف گامزن ہونے کی نصیحت کی تاکہ اللہ کا دین سربلند و غالب ہو اور طاغوتی لشکروں کو شکست ہو۔ بدعات و خرافات کا قلع قمع ہو اور باطل نظریات کا مکمل صفایا اور کتاب و سنت کے احکام کا غلغلہ بلند ہو۔ اور سنت نبوی ﷺ کا خوب احیاء ہو اور انوار فقر و تصوف سے کور چشموں کو نور بصیرت میسر آئے۔

آپؒ نے کل 536 مکتوب لکھے جو بحمد اللہ کتابی شکل میں محفوظ ہو کر چھپ کر بخوبی مشہور ہو چکے ہیں اور ہر ذی علم کے کان "مکتوبات امام ربانیؒ" کا

Marfat.com

نام سن کر فی الفور اس عظیم ہستی کے اس تجدیدی کارنامے کی یاد سے معمور و مسرور ہو جاتے ہیں اور وہ اس حقیقت کا برملا اعتراف کرتا ہے۔

آپ نے برصغیر کے اندر اور باہر کئی دوسرے علاقوں میں نصرت و اقامت دین کے لئے وفود بھیجے اس طرح دنیائے اسلام کے اندر تجدید و تحریک احیائے دین کے اہم کام کو تیزی سے آگے بڑھایا اور سُست رووں کو مہمیز لگا کر ثابت قدم اور سریع العمل بنایا۔

اس عہد میں ایک اور بڑی بھیانک سازش پروان چڑھ رہی تھی اور ایک مخصوص گروہ فقہ حنفی کی عظمت کو معدوم کرنے کی مکروہ کوشش کر رہا تھا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد اور آپ کے علو مرتبہ مقام پر خواہ مخواہ انگشت نمائی ہو رہی تھی اس کی بنیادی وجہ صرف یہی تھی کہ برصغیر میں باہر سے بالخصوص افغانستان اور روسی ترکستان اور وسط ایشیاء کے ممالک وغیرہ سے جتنے بزرگ صوفیاء و علماء تشریف لائے وہ تقریباً سبھی مسلک حنفیہ اہل سنت و جماعت پر عامل اُن کے ترجمان و نقیب تھے اور انہی کے ذریعہ یہاں دین اسلام کی شمع فروزاں ہوئی اور عہد مجددی تک پچھلی چھ صدیوں سے زائد عرصے سے اسلامیان برصغیر مسلک حنفی کے مقلد تھے اور اسی کے مطابق زندگی گزارتے تھے اور تمام دینی امور میں فقہ حنفی سے ہی راہنمائی حاصل کرتے تھے تو اس مخصوص گروہ کا مقصد لوگوں کو منتشر کرنا اور دین اکبری کی خرافات کی طرف متوجہ کرنا اور اپنی من مانی توجیہات اور آزاد روی کا قائل بنانا تھا وہ تو سنت کے انکاری تھے فقہ کو کیونکر خاطر میں لاتے۔ مسلک حقہ کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت مجددؒ نے اس حقیقت کی واشگاف الفاظ

Marfat.com

میں وضاحت فرمائی کہ حضرت الامام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، فقہ اسلامی کے بانی ہیں شریعت اسلامیہ کے عظیم فقیہہ ہیں جن کی فقاہت مسلمہ ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

بَاَنَّ النَّاسَ فِیْ فِقْہٖ عَیَالٌ
عَلٰی فِقْہِ الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

"لوگ فقہی امور میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی فقہ کے مقابلے میں گویا کنبہ کے رکن اعلیٰ کے سامنے بچوں کی طرح ہیں۔"

• فقہ کا (3/4) تین چوتھائی علم آپ رضی اللہ عنہ کو مسلّم ہے اور ایک چوتھائی (1/4) دوسرے آئمہ کو مسلّم ہے۔ اس طرح سے آپؒ نے برصغیر پاک و ہند میں فقہ حنفی کی عظمت و شان اجاگر کی اور اس کے تحفظ اور نفوذ کیلئے سعی بلیغ فرمائی اور آپؒ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کسی فقیہہ امت کا مقام و مرتبہ کیا ہو سکتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق ہی امور اسلام سرانجام دیں گے۔ امام اعظمؒ کا اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد باہم موافق ہو گا کہ (46)

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءُ (47)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء انبیاء علیہم السلام کے علم و حکمت کے وارث ہیں۔

آپؒ فرماتے ہیں

"حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام قرب قیامت میں جب آسمانوں سے نزول فرمائیں گے تو خاتم الرسل علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی شریعت کا اتباع کریں گے حضرت خواجہ محمد پارسا جو حضرت

Marfat.com

خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ' کے کامل ترین خلفاء سے ہیں اور عالم و محدث ہیں اپنی کتاب فصول ستہ میں معتمد نقل لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے مطابق عمل کریں گے اور فقہ حنفی کے مطابق حلال قرار دیئے ہوئے کو حلال ٹھہرائیں گے اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہرائیں گے۔ (48)

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اس فرمان کا مقصد ہرگز نہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہے بلکہ آپؒ وضاحت فرما رہے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی ایک حکمت بالغہ ہے اور میثاق نبوت کے تحت نصرت و تائید دین محمدی کی ایک صورت ہے وہ اس امت کی طرف رسول مبعوث نہیں ہوئے بلکہ ان کا دائرہ کار بنی اسرائیل تک محدود تھا جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں اور کافۃ الناس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور تمام انبیاء آپ ﷺ کے نائبین ہیں اور وہ سب رسول مصدّق (نبی اکرم ﷺ) پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی نصرت و حمائت کے پابند ہیں اور اس امر کا ان سے عہد لیا گیا ہے لہٰذا ان کی دوبارہ آمد بطور رسول کے نہیں کہ وہ اپنا فریضہ پورا کرچکے بلکہ بطور ناصر و حامی رسول ہاشمی ہوگی اگرچہ وہ فی نفسہٖ اولوالعزم رسول کلمتہ اللہ اور روح اللہ ہیں اور یہ ان کا فضل و شرف ذاتی ہے جو اللہ نے انہیں بخشا ہے اور اس امت میں آمد و نصرت ان کی نیابت اور اتباع محمدی ہے اور واضح کرنا ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے احکام و شریعت کا اس طرح متبع ہوں جس طرح دوسرے خواص و اصحاب امت ہیں ارشاد نبوی

Marfat.com

ہے:

لَوْکَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَّمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ (49)

اگر آج موسیٰ علیہ السلام حیات ظاہری دنیوی کے ساتھ موجود ہوتے تو اس کے سوا ان کے لئے گنجائش نہ تھی کہ وہ میرا اتباع کرتے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہ نسبت مسیح علیہ السلام کے فضل و شرف میں بڑھے ہوئے ہیں انہوں نے شب معراج نمازوں کی تخفیف کے حوالے سے اس امت کی خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دیا اور حق نیابت و مشورت ادا کیا یونہی حضرت مسیح علیہ السلام کا معاملہ ہے تو وہ کیونکر اس عالی شان عظیم القدر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے امور اجتہادیہ وغیرہ میں موافقت نہ کریں گے ان کی موافقت اور تائید ہی سراج الامت کی عظمت کو روشن کر دیتی ہے گو کوتاہ بینوں کو نظر نہ آئے۔

گر بروز نہ بیند شپرہ چشم　　　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

گویا حضرت مجددؒ نبی پاک ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی تشریح فرما رہے ہیں کہ میرے امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی طرح ہیں اور علماء ہی کا وہ گروہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کے علم و حکمت کا وارث ہے تو جہاں مشابہت ہوگی وہاں موافقت کیوں نہ ہوگی۔

اس طرح آپؒ نے فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت پر زور دیا اور امام اعظم ؓ کے مقام و مرتبہ کو اجاگر فرمایا عقائد اہل سنت و جماعت کی مؤثر تبلیغ فرمائی اور فرمایا کہ اہل سنت و جماعت کی تعلیمات کے مطابق ہی عمل و اعتقاد لازم ہے کیونکہ علماء اہل سنت کی تعلیمات ہی حقیقتاً" قرآن و سنت کی تعلیمات ہیں۔

Marfat.com

عالم جلیل محدث شہیر مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا عرض کیا " اینَ اَطْلُبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ تو ارشاد ہوا " عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَہ" یعنی مجھے تلاش کرنا ہے تو ابو حنیفہ کے علم میں تلاش کرو یا ابو حنیفہ کے جھنڈے (تلے) یا نزدیک تلاش کرو۔ یہ ارشاد بالکل اسی طرح ہے جیسے ایک محدث سے فرمایا کہ تم ہماری کتاب کیوں نہیں پڑھتے تو انہوں نے عرض کیا حضور آپ کی کتاب کون سی ہے۔ ارشاد ہوا ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری (50)

حضرت مجددؒ کی تعلیمات و تحریرات بارگاہ نبوی ﷺ میں مقبول و پسندیدہ ہیں تو اس ضمن میں مکتوب میں آپ نے لکھا ہے کہ میں نے ایک رسالہ لکھا عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ تشریف فرما ہیں اور کمال محبت و شفقت سے اس رسالہ کو چوما۔

مکتوب گرامی کا اقتباس یہ ہے۔

"اور یہ رسالہ بعض یاروں کی التماس پر لکھا گیا۔ یاروں نے التماس کی تھی کہ ایسی رشد و ہدایت پر مبنی عبارتیں اور ایسی دینی و شرعی پند و نصائح اور معتقدات حقانیہ اور تذکار ربانیہ پر مشتمل ہدایات لکھی جاویں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے موافق زندگی بسر کی جا سکے۔ واقعی یہ رسالہ بے نظیر اور برکتوں والا ہے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اسی رسالہ کو دست اقدس میں لئے ہوئے کمال کرم سے اسے چومتے اور مشائخ کو دکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس

Marfat.com

قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیے اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے وہ نورانی ممتاز اور عزالوجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا (51)

لہٰذا یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت امام ربانی' مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کی تعلیمات نبی پاک صاحب لولاک کی بارگاہ میں محبوب و پسندیدہ ہیں۔ آپؒ کے عقائد کے مطابق عمل نجات اخروی کا ضامن ہے اس لئے ان سے استفادہ ہی راہ ہدایت وصواب ہے۔

حضرت مجددؒ نے لکھا ہے کہ اہل سنت و جماعت ہی فقط وہ گروہ ہے جو گروہ ناجیہ ہے جنت میں جانے والا ہے باقی تمام فرقے باطل ہیں اس لئے علماء اہل سنت کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا لازم ہے اس کے لئے آئمہ ہدیٰ یعنی آئمہ اربعہ کی تقلید و پیروی ضروری ہے اور حضرت امام اعظمؒ کی پیروی اس راہ ہدایت کی اہم کڑی ہے اور امام اعظم اس امت کے روشن چراغ ہدایت ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کشف المحجوب میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"مذہب حنفی کے اصول اجتہاد و استنباط کتاب و سنت کے بہت زیادہ مطابق اور اصول درایت سے حد درجہ ہم آہنگ ہیں اور کیوں نہ ہو جبکہ امام اعظم ابو حنیفہؒ پر سرکار دو عالم ﷺ کی خاص نگاہ عنایت تھی۔"

مزید رقمطراز ہیں۔

"میں علی ہجویری حضرت سیدنا بلال حبشی ؓ کے مزار پرانوار پر معتکف تھا کہ میں نے خواب میں سرور دو جہاں ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ ایک معمر بزرگ کو آغوش میں اٹھائے

Marfat.com

ہوئے ہیں مجھے تعجب ہوا کہ یہ کون بزرگ ہیں جنہیں حضور اٹھائے ہوئے ہیں اور کمال شفقت فرما رہے ہیں تو آپ ﷺ نے میرے دل کی بات کو جان لیا اور ارشاد فرمایا اے علی یہ تیرا اور تیرے شہر والوں کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر تبصرہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس خواب میں یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ گو ظاہراً وصال فرما کر فنا کے عمل سے گزر چکے لیکن وہ عشق وصال رسول سے باقی ہیں کہ ان کے حامل رسول ﷺ ہیں اور امام اپنے قدموں سے خود نہیں چل رہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو اٹھائے چل رہے ہیں اگر وہ اپنے قدموں سے چلتے ہوتے تو خطا و لغزش کا احتمال ہوتا مگر ان کے حامل رسول ہیں جو معصوم ہیں لہٰذا عصمت نبوی ﷺ کے تعلق نے ان کے اجتہاد کو خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ بنا دیا ہے۔" (52)

آپؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام اعظمؒ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں سوچا کرتا تھا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے انہیں اتنا قوی و راسخ علم عطا فرمایا ہے آخر ان کا علم و اجتہاد محکم کیوں کر ہے؟ جب میں نے عالم خواب میں یہ معاملہ دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جس چیز کا سہارا جتنا مضبوط ہوتا ہے اتنی ہی وہ چیز مضبوط ہوتی ہے۔

امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کے علم کو نبی پاک ﷺ کے علم کا سہارا ہے اس لئے آپؒ کا علم و اجتہاد اتنا قوی و محکم اور مضبوط و راسخ ہے۔ حضرت مخدوم کا یہ تبصرہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم و فضل اجتہاد و استنباط کا واضح اعتراف ہے جو فی نفسہٖ دلیل عظمت ہے حضرت مجددؒ نے اہل سنت و جماعت کے عقائد کی ٹھوس اور مؤثر توثیق و تصدیق فرمائی ہے اور اوہام و

Marfat.com

تشکیک زدہ اذہان کو شریروں کے پروپیگنڈہ سے نجات و خلاصی عطا کی ہے اس مختصر مقالہ میں آپ کی ملت اسلامیہ کی جملہ دینی و ملی خدمات کا احاطہ بہت ہی مشکل امر ہے اور یونہی مقامات اولیاء کا احصار و شمار بھی آسان بات نہیں۔

حضرت مجددؒ کی عظمت و ولایت کے حوالے سے دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ایک حجام تھا آپؒ نے اس سے خط بنانے کو کہا اس نے عرض کیا کہ جب میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کے مزار مقدسہ پر محفل عرس میں حاضری کی نیت کر لیتا ہوں تو واپسی تک یہ کام چھوڑ دیتا ہوں حضرت مجددؒ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے جب تم وہاں جاؤ مجھے ضرور مل کر جانا۔ آپؒ نے اس حجام کو ایک رقعہ دیا اور فرمایا کہ مسجد اولیاء پاک پتن شریف کے اندر اس شکل و شباہت کا ایک شخص ملے گا تم ان کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور ان کو میرا یہ رقعہ پیش کرنا اور وہ جو جواب ارشاد فرمائیں یا لکھیں وہ مجھے پہنچا دینا۔ وہ آدمی پاکپتن شریف پہنچا اور حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور مسجد اولیاء میں بتائی ہوئی صورت و شباہت والے بزرگ کو دیکھا تو آپؒ کا رقعہ ان کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے پڑھا اور اس کا جواب لکھ دیا اور اس حجام کے حوالے کر دیا عرس کی تقریبات سے فارغ ہو کر وہ حجام واپس سرہند شریف پہنچا اور رقعہ کا جواب حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا جواب رقعہ پڑھ کر آپؒ کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہنے لگے اور آپؒ خوب روئے اور پھر کچھ دیر کے بعد خوب مسکرانے لگے اس حجام

Marfat.com

نے پوچھا حضرت اس خوب رونے اور پھر مسکرانے کی وجہ کیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں نے یہ رقعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بھیجا تھا۔ اور وہ ہستی جو تمہیں مسجد اولیاء میں ملی تھی وہ خود حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ تھے اور یہ رقعہ جو آپ نے ان کی خدمت میں پیش کیا تھا میں نے اس میں لکھا تھا کہ آپؒ سنت و شریعت کی پابندی میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؒ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے تو آپؒ اپنے مزار مقدسہ پر لوگوں کو غیر شرعی رسومات و حرکات سے کیوں نہیں روکتے حضرتؒ نے جواباً لکھا ہے کہ میں عالم برزخ میں ہوں اور اب تبلیغ دین کا فریضہ میرے ذمہ نہیں ہے بلکہ اب یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے لہٰذا اب آپ پر لازم ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بلالومتہ لائم سرانجام دیں تو میں اس لئے رویا ہوں کہ مجھ سے اپنا فریضہ کماحقہ' سرانجام نہیں ہو سکا اور ان کے مزار مقدس پر لوگوں کو غیر شرعی حرکات و افعال سے منع نہیں کر سکا۔

عوام الناس اولیاء کاملین کے مزارات مقدسہ پر جو غیرذمہ دارانہ غیر شرعی باتوں کا ارتکاب کرتے ہیں صاحب مزار اولیاء کاملین پر نہ تو اس کی کوئی ذمہ داری ہے اور نہ ہی وہ اس کے مکلف ہیں یہ تو سجادگان کا فریضہ ہے کہ لوگوں کو خلاف شرع امور سے روکیں اور اعراس بزرگان دین کے موقع پر جو علماء و فضلاء اور مشائخ حاضری دیں وہ لوگوں کی مکمل راہ نمائی کریں اور جاہلانہ امور کی بشدت مذمت کریں اور انہیں کتاب و سنت کے احکام سے روشناس کرائیں اور اپنی دینی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ اپنے مزارات مقدسہ کے اندر

Marfat.com

زندہ ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اسی کے قائل اور مؤید ہیں جبکہ حدیث شریف میں وارد ہے "الانبیاء احیاء فی قبورھم و یصلون فی قبورھم" (53) انبیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ہیں اور اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

شب معراج حضور ﷺ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی قبرانور کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر کے اندر کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں پھر جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو وہاں بھی انہیں حاضر پایا اور اس کے بعد جب چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں بھی انہیں موجود دیکھا۔ (54)

جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما ہوئے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ ﷺ کو امام الانبیاء اس لئے کہا جاتا ہے کہ تمام انبیاءؑ علیہم السلام نے مسجد اقصیٰ میں آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حالانکہ وہ سبھی دنیا سے رخصت ہو کر پردہ فرما چکے تھے۔ نماز کی ادائیگی جسم اور روح کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے۔ روح بدن کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتی۔ لہٰذا یہ بات خود بخود ثابت ہو گئی کہ انبیاء علیہم السلام حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی اقتدا میں ان سب کا نماز ادا کرنا حیات برزخی کو مستلزم ہے جو حیات دنیوی سے بھی بڑھ کر ہے بلکہ ہمارے شعور کی اس تک رسائی ہی نہیں اور حیات انبیاء کا انکار کھلا مکابرہ ہے جبکہ شہداء کی حیات قرآن حکیم میں ارشاد باری "بل احیاء" سے واضح ہے اور انبیاء شہداء سے افضل و بزرگ ترین ہیں مفضول کی حیات کا عقیدہ رکھنا تو درست ہوا اور افضل ترین کی حیات کا عقیدہ کیونکر درست و صواب نہ ہو گا۔

Marfat.com

حضرت مجددؒ حیات انبیاء کے قائل ہیں اور اس بات کو بخوبی تسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء جہاں چاہیں وہاں تشریف فرما ہوتے ہیں اور اپنی امت کے لوگوں کی دستگیری و امداد فرماتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے اور تمام مومن ان کے نور سے پیدا کئے گئے جبکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِی(55)

ترجمہ: میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے"

اور مزید ارشاد ہے

"کُلُّ خَلَائِق مِنْ نُوْرِی وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہ" (56)

ساری مخلوقات میرے نور سے ہے اور میں اللہ کے نور سے گویا اس عقیدے کی صراحت کر دی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بشریت عام نہیں اور آپ ﷺ ہمارے جیسے نہیں جیسا کہ کفار و مشرکین کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ عام بشر ہیں ان کی بشریت اور ہماری بشریت میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کو تسلیم نہ کیا بالآخر منکر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اور بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈرسناتا" (58)

کفار و مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو عام بشر تصور کیا ان کا گلیوں اور بازاروں میں چلنا اور کھانا پینا' معاشی اور معاشرتی زندگی کو دیکھ کر آپ ﷺ کو عام انسانوں جیسا جانا جس کی وجہ سے آپ کی عظمت و شان نبوت و رسالت کا ادراک نہ کر سکے اور دولت سعادت

Marfat.com

ایمان سے محروم رہے۔
حضرت مجددؒ کے نزدیک جو لوگ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ کی ظاہری ہیئت' کیفیت و حالت کو دیکھتے ہیں ان کی صرف دنیاوی ضروریات اور ان کے ظاہر کو دیکھتے ہیں وہ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور جو ان کے باطن کو دیکھتے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے ہدایت پا جاتے ہیں۔
آپؒ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اولیاء کرام سے کرامتیں اور انبیاء علیہم السلامؑ سے معجزے طلب کرتے رہے وہ حقیقت حال تک رسائی نہ حاصل کر سکے کہ کرامت شرط ولایت نہیں ہے اور نہ ہی معجزہ شرط نبوت ہے کہ اس کے بغیر نبوت متحقق نہ ہو یہ افعال الٰہیہ ہیں جب مشیت باری ہوتی ہے ان کا ظہور ہو جاتا ہے اور یہ ظہور بصورت کرامت اولیاء سے اور بصورت معجزہ انبیاء سے ہوتا ہے اور ظہور کے بعد طلب کرنے والوں کا انکار انہیں عذاب الٰہی کا مستحق بنا دیتا ہے کہ حجت پوری ہو گئی اب انکار تو کھلی گمراہی بلکہ گمراہی پر اڑنا اور حق سے مکابرہ ہے۔
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان کی عظمت و رفعت اور فضیلت و شرافت اس لئے بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر معجزہ دیکھے ایمان لائے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے۔ ان کی عظمت کو تسلیم نہیں کر سکے۔ جیسا کہ ابوجہل اور ابولہب وغیرہ انبیاء علیہم السلام کی عظمت کو تسلیم نہ کرنا اور ان پر ایمان نہ لانا ہی کفر ہے۔
حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے دین اسلام کے لئے ہمہ جہت خدمات سرانجام دی ہیں آپؒ کی تعلیمات و ارشادات و تحریرات (2000ھ) دو ہزار ہجری تک ہی نہیں بلکہ قیامت تک ملت

Marfat.com

اسلامیہ کے لئے ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں آپؒ کی تعلیمات کو عام کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آپؒ فقہ حنفی کے مقلد اور موئید ہیں اور برصغیر پاک و ہند میں اہل سنت و جماعت کے عقائد کے عظیم ترجمان اور آداب شریعت و طریقت کے عبقری نقیب ہیں۔ برصغیر میں چاروں روحانی سلسلے موجود ہیں اول سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہے جس کے بانی حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں ان کے بعد اس سلسلے کو فروغ و ترقی دینے والی شخصیت حضرت مجددؒ کی ہے۔ دوم سلسلہ عالیہ قادریہ جس کے امام و پیشوا حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔ سوم سلسلہ چشتیہ ہے جس کے امام و پیشوا برصغیر پاک و ہند میں حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ہیں جن کی تبلیغ سے لاکھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ چہارم سلسلہ سہروردی ہے جس کے امام و پیشوا حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی ہیں۔ ان چاروں سلاسل سے حضرت مجددؒ فیض یاب ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ میں اپنے والد گرامی حضرت شیخ عبدالاحدؒ سے فیض حاصل کیا سلسلہ نقشبندیہ میں آپؒ نے حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ سے فیض حاصل کیا۔ سلسلہ قادریہ میں غوث الاعظم شہنشاہ بغداد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کا خرقہ مبارکہ حضرت مخدوم شاہ سکندر کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ حضرت مخدوم شاہ کمال کیتھلی کے پوتے تھے کے ذریعہ آپ تک پہنچا سلسلہ قادریہ کے انوار و فیضان سے نوازے گئے۔ (59)

آپؒ کی تعلیمات تمام روحانی سلاسل کو شامل و محیط ہیں کوئی سہروردی ہو یا چشتی' قادری ہو یا نقشبندی اور یونہی کوئی اہل سنت و جماعت کے عظیم آئمہ فقہاء میں کسی بھی ایک کا مقلد ہو یعنی حنفی ہو یا شافعی مالکی ہو

Marfat.com

یا حنبلی ہو آپؒ سے متاثر اور آپ کو خراج تحسین پیش کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپؒ کا وجود مسعود تمام اہل اسلام کے لئے ایک بہت بڑی رحمت تھی اور ہے اور آپ کی تعلیمات سنت نبوی کا مکمل احیاء فروغ اسلام اور اتفاق و اتحاد کی ضامن ہیں۔ اس لئے آپؒ جیسے محسن دین و ملت کی یاد منانا۔ آپؒ کی تعلیمات کو عام کرنا مسلمانوں کا دینی، ملی اور قومی فریضہ ہے۔

دو قومی نظریہ ہی وہ امر ہے جس کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا اور پاکستان واحد مملکت ہے جو دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوئی جس نظریے کی بنیاد اور جن تعلیمات کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا اس کے بانی و محرک معلم و موئد حضرت مجدد الف ثانی ہیں اور پاکستان کا تحفظ صرف اسی اساسی نظریہ پر کاربند رہنے میں ممکن ہے لہٰذا ہر پاکستانی کی قومی اور دینی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کا بنظر غائر مطالعہ کرے اور اس کی نشرواشاعت میں سعی بلیغ کرے اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں حضرت مجددؒ کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

حوالہ جات و حواشی

1- القرآن سورۃ آل عمران آیت 104
2- کنزالایمان
3- سورۃ الاحزاب آیت نمبر40
4- کنزالایمان
5- الحدیث
6- الحدیث

Marfat.com

7- ترمذی شریف بحوالہ جواہر مجددیہ مؤلفہ خواجہ احمد حسین مطبوعہ لاہور ص 44' سیرت حضرت مجدد الف ثانی
8- (1) سنن ابی داؤد' جلد دوم مطبوعہ دہلی' ص' 412 (2) حاکم مستدرک' جلد چہارم ص 522 (3) ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ' جلد اول' ص' 302 (4) طبرانی' معجم اوسط (5) کنزالعمال' جلد ششم' ص' 238 (6) عبدالحئی لکھنوی' مجموعہ الفتاویٰ' جلد دوم' ص' 151
9- القرآن سورۃ الرعد آیت۔ 7
10- خواجہ کمال الدین محمد احسان' روضۃ القیومیہ' رکن اول مطبوعہ لاہور ص' 37' 38
11- محمد ہاشم کشمی زبدۃ المقامات' ص' 141
12- سیرت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ص' 335
13- کمال الدین محمد احسان' روضۃ القیومیہ' ص' 44
14- جلال الدین سیوطی جوامع الجوامع بحوالہ جواہر مجددیہ' ص' 15'
15- سیرت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ص' 336
16- مکتوبات امام ربانی' جلد دوم مکتوب نمبر 6 بنام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ
17- ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف حضرت مجدد الف ثانی نمبر جلد دوئم صفحہ 273 مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
18- شیخ سرہند' مصنفہ جمیل اطہر سرہندی (چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت و تجارت لاہور) ص' 98' 99
19- تجلیات امام ربانی از عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
20- تجلیات امام ربانیؒ مصنفہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری صفحہ 375 تا 377
21- الحدیث
22- الحدیث
23- خزینہ معرفت مؤلفہ صوفی محمد ابراہیم قصوری مطبوعہ پروگریسو بکس

Marfat.com

اردو بازار لاہور صفحہ 95'94

24- شیخ سرہند صفحہ 99 مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

25- تجلیات امام ربانیؒ مصنفہ عبدالحکیم اختر شاجہانپوری ص 92

26- رسالہ رد روافض از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ترجمہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مسمی بہ تائید اہل سنت صفحہ 7 مطبوعہ شعبہ نشرواشاعت دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

27- مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ دوم صفحہ 72 مکتوب نمبر 80 بحوالہ ارشادات مجددؒ صفحہ 85

28- مکتوبات امام ربانی دفتر سوم حصہ ہشتم مکتوب 17 صفحہ 38

29- مکتوبات امام ربانی (دفتر اول حصہ ہفتم مکتوب 67 صفحہ 47

30- مکتوبات امام ربانیؒ (دفتر اول حصہ سوم مکتوب 207 صفحہ 99

31- الحدیث۔

32- القرآن سورہ الحدید آیت نمبر ۱۵

33- مکتوبات امام ربانیؒ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 80 صفحہ 73 بحوالہ ارشادات مجددؒ صفحہ 76

34- مکتوبات امام ربانیؒ دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 59

35- مکتوبات امام ربانیؒ (حصہ اول دفتر اوّل مکتوب 29 صفحہ 77 بحوالہ ارشادات مجدد)

36- مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 40 حصہ اوّل صفحہ 104 بحوالہ ارشادات مجدد صفحہ 87

37- شیخ سرہند صفحہ 36 مصنفہ جمیل اطہر سرہندی مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور

38- بخاری شریف

39- بخاری شریف

40- بخاری شریف

Marfat.com

41- الحدیث
42- بخاری شریف
43- مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ سوم
44- طبرانی شریف
45- مکتوبات امام ربانیؒ (دفتر دوم مکتوب نمبر 52 صفحہ 165
46- مکتوبات امام ربانیؒ دفتر سوم مکتوب 17 بحوالہ تجلیات امام ربانیؒ صفحہ 487
47- احیاء العلوم از حضرت امام غزالیؒ
48- مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب نمبر 17
49- ابوداؤد شریف۔
50- (i) مقدمہ بخاری شریف از مولوی وحید الزمان (ii) کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری
51- مکتوبات امام ربانیؒ دفتر اول مکتوب نمبر 16 بحوالہ ارشادات مجددؒ صفحہ 194
52- علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش کشف المحجوب (اردو ترجمہ علامہ ابوالحسنات قادری مطبوعہ لاہور صفحہ 216 بحوالہ تذکرہ حضرت امام اعظمؒ)
53- بیہقی شریف
54- مکتوبات امام ربانی دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 16 بحوالہ ارشادات مجددؒ صفحہ 74
55- زرقانی علی المواہب
56- مکتوبات امام ربانی دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر 122
57- زرقانی علی المواہب
58- القرآن سورہ فرقان
59- ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف حضرت مجدد الف ثانی نمبر حصہ اول صفحہ 23

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

خوشخبری

ویب سائٹ کا اجراء

الحمد للہ ادارے کی ویب سائٹ

www.sarwaremillat.com

کا اجراء ہو چکا ہے

اس ویب سائٹ پر آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں

- — عالمی شہرت کے حامل صحیح العقیدہ جدید و قدیم علوم کے ماہر دینی سکالرز کی اہم موضوعات پر تقاریر کی ویڈیوز
- — اہم دینی موضوعات پر مشتمل تحقیقی لٹریچر
- — ادارے کے دیگر شعبہ جات کی تازہ ترین صورتحال
- — پروگرامز کے اعلانات

الداعیان الی الخیر

اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور　شیر ربانی اسلامک سنٹر کرشن آباد لاہور

Marfat.com

شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد
SHER-E-RABBANI ISLAMIC CENTER
SAMANABAD LAHORE

مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور
MUJADID ALF-I-SANI SOCIETY LAHORE

ماہانہ محفل میلاد

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

۱۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور

میں

ہر انگریزی ماہ کی پہلی پیر

موسم سرما میں نماز عشاء کے بعد

اور

موسم گرما میں نماز مغرب کے بعد

محفل میلاد منعقد ہوتی ہے

درس قرآن حکیم

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

۱۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور

میں

محفل ذکر کے فوراً بعد

جناب قاری مشتاق احمد

درس قرآن حکیم دیتے ہیں

ہفت روزہ محفل ذکر

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

۱۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد لاہور

میں

ہر اتوار کو نماز فجر کے ایک گھنٹہ بعد

ختم خواجگان، ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ

کی ایمان افروز محفل ذکر منعقد ہوتی ہے

دینی تعلیم

[illegible] شیر ربانی

میں

بچوں کو بلا معاوضہ

قرآن حکیم حفظ و ناظرہ

کی تعلیم دی جاتی ہے

نوٹ

[illegible]

شیر ربانی پبلی کیشنز

شیر ربانی پبلی کیشنز کے زیر اہتمام

اہم دینی موضوعات پر مشتمل

تحقیقی کتب

کی اشاعت کی جاتی ہے

سالانہ
قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس

زیر اہتمام

مجدد الف ثانی سوسائٹی شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

ہر سال ماہ صفر المظفر میں

سالانہ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقد ہوتی ہے

ممتاز مذہبی سکالرز

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی

شخصیت، تعلیمات اور کارناموں کے حوالے سے

تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ وسلم

شیر ربانی اسلامک سنٹر
SHER-I-RABBANI ISLAMIC CENTER

مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور
MUJADID ALF-I-SANI SOCIETY LAHORE

سفیر افکار امام ربانی سرور ملت حضرت **صوفی غلام سرور** نقشبندی مجددی

عرس مبارک

آپ ؒ کا سالانہ عرس مبارک

زیر اہتمام اراکین **مجدد الف ثانی** سوسائٹی لاہور **شیر ربانی** اسلامک سنٹر سمن آباد، لاہور

۹ اپریل

بمقام

آستانہ عالیہ سروریہ جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

۲۱ ایکٹر سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور میں منعقد ہوتا ہے

Marfat.com

مجددالفِ ثانی سوسائٹی، لاہور — شیرِ ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد، لاہور

مجددالفِ ثانی سوسائٹی و شیرِ ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد غیر سیاسی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے پاک کسی حلیف یا حریف کی پریشانیوں سے آزاد رہ کر اپنے مشن کی طرف گامزن ہیں۔ بانی سوسائٹی و سنٹر سرورِ ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری ایام تک ان میں توانائیاں بڑھاتے رہے۔ ان کے قیام کا بنیادی مقصد قرآن و سنت کے پیغام کو عام کرنا اور عاملین و داعیانِ دینِ مصطفےٰ کے کارہائے نمایاں اور تعلیمات عوام الناس تک پہنچانا ہے۔ انہی مقاصد کے حصول کے لیے محفلِ ذکر کے انعقاد کو بغیر کسی وقفہ کے ۲۷ ماہ ہفت روزہ محفلِ ذکر کو ۵ سال (ربیع الاول) سکیم کو ۲۰ سال، علوم دینیہ اور حفظ و ناظرہ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے جامعہ سرور یہ نقشبندیہ مجددیہ شیرِ ربانی کے قیام کو ۱۲ سال اور سالانہ قومی امام ربانی مجددالف ثانی کانفرنس کے انعقاد کو ۳۶ سال ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ شیرِ ربانی پبلی کیشنز کے زیرِ اہتمام تحقیقی کتب کی اشاعت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مزید برآں حضرت امام ربانی مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے یوم عرس (۲۸ صفر المظفر) کے موقع پر ملک بھر میں شائع ہونے والے تمام اخبارات میں مضامین کی اشاعت خاص کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ مذکورہ تمام امور کی انجام دہی میں اراکین سوسائٹی و سنٹر کی طرف سے نہ تو (اعلانیہ یا غیر اعلانیہ) مالی اعانت کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور کے انتظامی و تعمیری معاملات میں چندہ کی اپیل کی جاتی ہے

سوسائٹی و سنٹر اس بات کی خواہاں ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے معیار کو بہتر اور مؤثر بنانے کے لیے جدید ذرائع کا استعمال کیا جائے۔ جس کے لیے مذکورہ بالا تمام شعبہ جات میں مستند صحیح العقیدہ عالمی شہرت کے حامل سکالرز کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں

نوٹ: ہر سال کی طرح اس سال بھی کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں — اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

36 ویں سالانہ

قومی امام ربانی مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ کانفرنس

فیضانِ نظر: سفیرِ افکارِ امام ربانی سرورِ ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ صدارت: جگر گوشہ مسعود ملت حضرت صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد — حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی

پروگرام ان شاء اللہ

13 جنوری 2013 بروز اتوار 10 بجے دن آستانہ عالیہ سروریہ جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی

۲۱ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور میں

زیرِ اہتمام: مجددالفِ ثانی سوسائٹی، لاہور — شیرِ ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد، لاہور

www.sarwaremillat.com